جولائی ۲۰۲۴

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ

جلد: 64 شمارہ: 07

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

جولائی ۲۰۲۴

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ
جلد: 64 شمارہ: 07

اداریہ		۵
۱۔ وزیراعظم کا دورہ چین سی پیک کی بحالی اور معاشی استحکام کی ضمانت	ملک سلمان	۶
۲۔ وزیراعظم شہباز شریف کا تعمیری ویژن اور مالی سال 2024 کا بجٹ	محمد زکریا	۱۲
۳۔ بین المسالک ہم آہنگی کیبیانیہ کا فروغ وقت کی اہم ضرورت	مجتبیٰ محمد راٹھور	۱۸
۴۔ مودی دوبارہ اقتدار میں: پاکستان کا لائحہ عمل	ماہتاب بشیر	۲۷
۵۔ شہباز شریف حکومت کے ۱۰۰ دن	ملک سلمان	۳۳
۶۔ ڈینگی وائرس اور پاکستان میں اس کی روک تھام طریقے اور حل	ڈاکٹر حنا اعوان	۳۹
۷۔ عالمی یوم آبادی پر پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کا ایک جائزہ	یمنہ رحمان مجتبیٰ	۴۴

نگران اعلیٰ: عمرانہ وزیر
نگران: ثمینہ فرزین
مینجنگ ایڈیٹر: شبیہہ عباس
چیف ایڈیٹر: ماریہ رشید ملک
ایڈیٹر: انعم اعوان

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز،
291۔اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور
انتظامیہ: 042-99333909
مدیر: 042-99333912
editor@pakjamhuriat.org

انتباہ

ادارے اور میگزین ''پاک جمہوریت'' کا مقصد عوام الناس کو آگاہ کرنا اور بہترین مواد مہیّا کرنا ہے۔ البتہ شمارے میں شامل تمام مضامین مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ادارے یا ادارے کے کسی فرد پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

اداریہ

'پاک جمہوریت' میگزین کے جولائی کا شمارہ مختلف اہم موضوعات پر مشتمل ہے۔جن میں وزیر اعظم شہباز شریف کا دورہ چین اور سی پیک فیز۲ کی ترقی ،۲۰۲۵۔۲۰۲۴ کا بجٹ ، نئے اسلامی سال کا آغاز اور بین المذاہبی ہم آہنگی ،مودی سرکار کی تشکیل ،وزیر اعظم شہباز شریف کی حکومت کے پہلے سو دن ،ڈینگی وائرس کی روک تھام جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔

وزیر اعظم شہباز شریف کا حالیہ دورہ چین ، پاکستان اور چین کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لئے اہم قدم ہے۔ایک اور ضروری مرحلہ حالیہ بجٹ ۲۰۲۵۔۲۰۲۴ ہے۔ یہ بجٹ وزیر اعظم شہباز شریف کی قیادت میں پیش کیا گیا جس میں کچھ سخت فیصلے کیے گئے ۔ اِن فیصلوں کا مقصد درحقیت ملکی معیشت کو مستحکم کرنا اور عوام کو طویل مدتی فائدہ پہنچانا ہے۔مودی حکومت کا پھر سے آجانا بھی پاکستان کے لئے ایک چیلنج ہے خاصکر کے ماضی میں بڑھتی ہوئی کشیدگیوں کے باعث اِن سب کے پیش نظر شہباز شریف کے وزیر اعظم کے طور پر پہلے سو دن کافی چیلنجنگ رہے ۔ لیکن اس کے باوجود یہ سو دن عوام کے لئے نمایاں اقدامات سے بھر پور رہے ہیں ۔

دو اہم اور خطرناک مسائل جو پاکستان کو فل حال لاحق ہیں۔اُن میں ایک تو وائرس کی شکل میں ہے جبکہ دوسرا بڑھتی ہوئی آبادی کی صورت میں ۔ جہاں ڈینگی بخار کی روک تھام کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا نہایت مزدوری ہے وہیں پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلے پر توجہ دینا بھی ناگزیر ہے۔

پاک جمہوریت میگزین کا یہ شمارہ ملک کے موجودہ حالات اور مستقبل کے چیلنجز پر روشنی ڈالنے والا ایک جامع جائزہ ہے۔

شکریہ

ایڈیٹر پاک جمہوریت

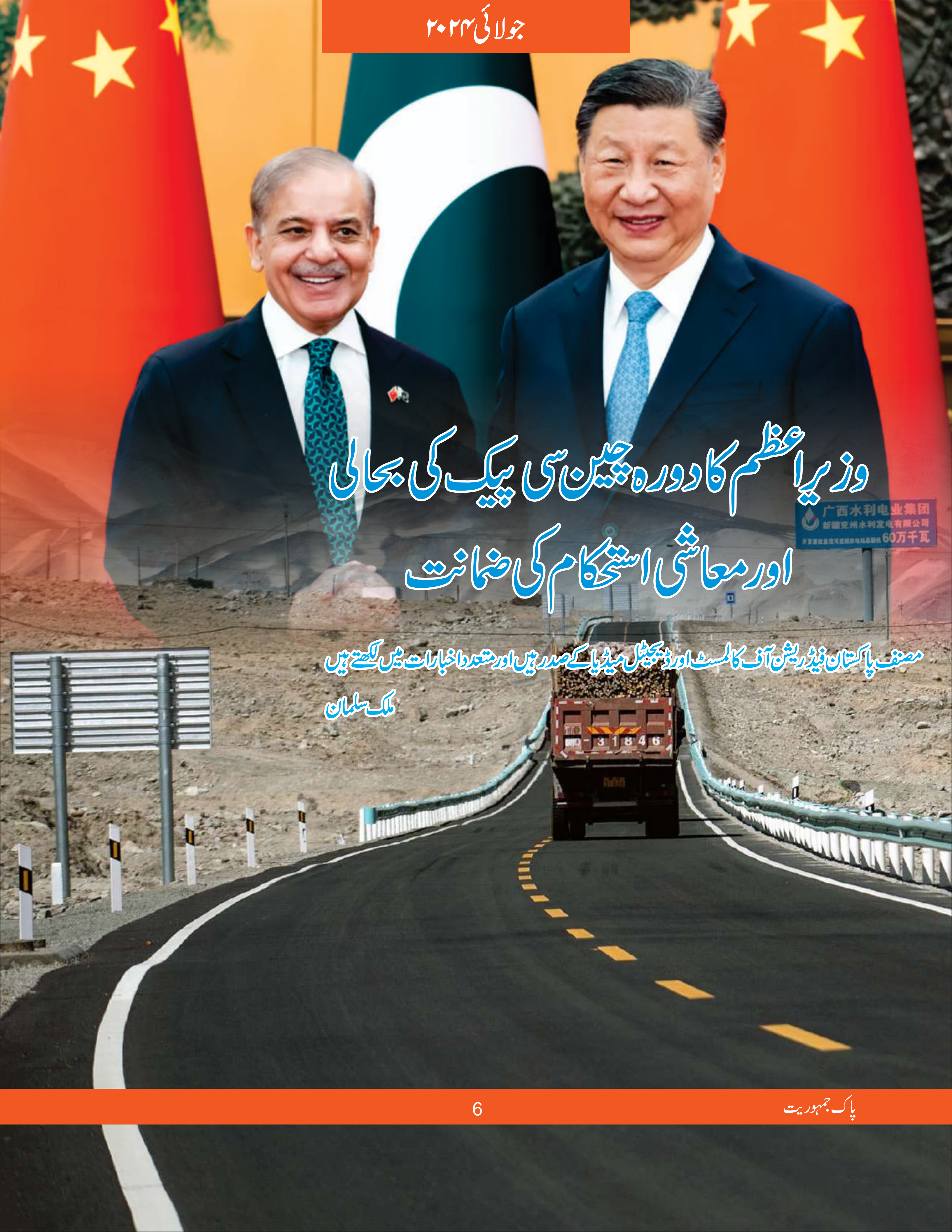

وزیراعظم کا دورہ چین سی پیک کی بحالی اور معاشی استحکام کی ضمانت

مصنف پاکستان فیڈریشن آف کالمسٹ اور ڈیجیٹل میڈیا کے صدر ہیں اور متعدد اخبارات میں لکھتے ہیں

ملک سلمان

چین کے وزیراعظم لی چیانگ اور صدر شی جن پنگ کی خصوصی دعوت پر وزیراعظم شہباز شریف کے حالیہ دورہ چین کی متوقع ثمرات کے بارے میں ابھی چہ مگوئیاں جاری تھیں کہ چائنیز وزارت خارجہ کے ترجمان لین جین کی پریس بریفنگ نے سارے سوالات کا موثر جواب دے دیا۔ترجمان وزارت خارجہ کا کہنا تھا وزیراعظم پاکستان شہباز شریف کا اعلیٰ سطح کا استقبال کیا گیا۔چائنیز صدر شی جن پنگ اور وزیراعظم لی چیانگ سمیت چائنیز لیڈرشپ شہباز حکومت کے ساتھ اسٹریٹیجک کوآرڈینیشن اور سی پیک ۲ کو تیزی سے مکمل کرنے کے خواہش مند ہیں۔

جہاں تک وزیراعظم شہباز شریف کے دورہ چین اور اس کے مقاصد کا تعلق ہے تو اس حوالے سے اس کی کامیابی خود چینی قیادت کے بیانات اور اعلانات سے ظاہر ہو رہی ہے۔وزیراعظم لی چیانگ اور صدر شی جن پنگ سمیت چین کے اعلیٰ حکام سے تفصیلی ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ انتہائی اہمیت کے حامل اس دورے کا ایک اہم پہلو تیل و گیس، توانائی، آئی ٹی، زراعت، جدید ٹیکنالوجیز میں کام کرنے والی سرکردہ چینی کمپنیوں کے کارپوریٹ ایگزیکٹوز سے ملاقاتیں ہیں۔وزیراعظم لی چیانگ اور صدر شی جن پنگ سمیت تمام حکومتی اور انتظامی مشینری کی طرف سے وزیرِ اعظم شہباز شریف کا جس والہانہ انداز سے استقبال کیا گیا، اس کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی۔ایسا غیر معمولی ویلکم چائنیز حکومت کی شہباز حکومت کیلئے مثالی اور فل سپورٹ کا واضح اظہار ہے۔

> ایک اہم پہلو تیل و گیس، توانائی، آئی ٹی، زراعت، جدید ٹیکنالوجیز میں کام کرنے والی سرکردہ چینی کمپنیوں کے کارپوریٹ ایگزیکٹوز سے ملاقاتیں ہیں

وزیراعظم شہباز شریف کے وزارت اعلیٰ کے دور میں سی پیک منصوبوں کو طے شدہ وقت سے پہلے مکمل کرنے پر چائنیز حکومت نے ''شہباز سپیڈ'' کا خطاب دیا تھا۔ وزیراعظم لی چیانگ اور صدر شی جن پنگ نے ایک دفعہ پھر سے شہباز شریف کے کام کرنے کی سپیڈ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپکی بے مثال سپیڈ کے معترف ہیں۔

شہباز شریف کا دورہ چین حکومتی اور کاروباری سطح پر باہمی تعاون کے حوالے سے اہمیت کا حامل ہے جس کا مقصد سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہے۔ پاکستان کی تاریخ کا پہلا موقع ہے کہ بزنس کمیونٹی کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروانے اور سہولیات دینے کیلئے وزیراعظم خود آگے بڑھے ہیں۔ اس سے بزنس کمیونٹی کا مورال بلند ہوا ہے اور پھر سے پاکستان کیلئے کام کرنے کا جذبہ بیدار ہوا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے عملی طور پر کشکول توڑ دیا ہے اور برابری کی سطح پر تجارتی تعلقات کا آغاز کر دیا ہے۔ اگر شہباز شریف کی طرح ماضی کے حکمران بھی قرضے مانگنے کی بجائے دوست ممالک کے ساتھ تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو فروغ دینے پر توجہ دیتے تو آج ملک اس حال میں نہ ہوتا۔

سی پیک منصوبوں کو طے شدہ وقت سے پہلے مکمل کرنے پر چائنیز حکومت نے ''شہباز سپیڈ'' کا خطاب دیا تھا

پاک چین تعلقات ایک دوسرے کی سلامتی، استحکام اور خودمختاری کیلئے بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ سابق وزیراعظم نواز شریف کی وزارت عظمٰی میں شروع ہونے والا سی پیک پاکستان کی معیشت کے لیے ''گیم چینجر''

ہے۔چین نے سی پیک کے تحت نہ صرف پاکستان کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کیلئے سڑکوں کا جال بچھایا بلکہ پاکستان کو اندھیروں سے نکالنے کیلئے توانائی کے شعبہ میں بھی ۱۴ منصوبے مکمل کیے جن سے ۸ ہزار ۲۰ میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں شامل کی جا چکی ہے۔سی پیک کے ذریعے پاکستان میں ۱۷۰۴۵ میگاواٹ بجلی کی پیداوار، ریلوے اور سڑکوں کے بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری، انفارمیشن ٹیکنالوجی میں جدت، گوادر اور دیگر بندرگاہوں میں بہتری اور تجارت، اہم شہروں میں اربن ماس ٹرانزٹ سکیموں کو مکمل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔دو لاکھ ۳۶ ہزار افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کیے گئے۔۵۱۰ کلومیٹر ہائی ویز، ۸ ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی اور ۸۸۶ کلومیٹر کور ٹرانسمیشن نیٹ ورک بچھایا گیا جس سے پاکستان کی معاشی اور سماجی ترقی کی راہ ہموار ہوئی۔سی پیک کے تحت ۲۵ ارب ڈالرز کی سرمایہ کاری والے ۳۰ سے زائد منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ ۳۵ سے ۴۰ ارب ڈالرز والے ۶۰ کے قریب منصوبے سی پیک فیز ۲ میں شامل ہیں۔

سی پیک کے تحت فلیگ شپ بندرگاہ، پاور پلانٹس اور سڑکوں کے نیٹ ورک کی تعمیر شامل تھی۔خصوصی اقتصادی زونز تعمیر ہونا تھے۔سی پیک نے چین اور پاکستان کے درمیان اسٹریٹجک تعلقات میں ایک ٹھوس اقتصادی جہت کا اضافہ کیا ہے۔سی پیک سے پاکستانیوں کے لیے ۲۰ لاکھ سے زیادہ روزگار کے مواقع پیدا ہونے کا تخمینہ لگایا گیا تھا، طے شدہ شیڈول میں شامل تھا کہ ۲۰۲۰ تک پاکستان میں ۸ خصوصی اقتصادی زون تعمیر ہوں گے اور اگلے ۲ برس میں چین سے انڈسٹری یہاں منتقل کر دی جائے گی۔

بدقسمتی سے پی ٹی آئی حکومت کی سی پیک مخالف سرگرمیوں کے سبب سی پیک اپنے اہداف حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔۲۰۱۸ سے ۲۰۲۲ تک پی ٹی آئی کی حکومت کے دوران سی پیک سست روی اور تاخیر کا شکار رہا۔پی ٹی آئی کے سی پیک منصوبوں پر شکوک و شبہات کے اظہار کے باعث دونوں ملکوں کے تعلقات پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔تاخیر کے نتیجے میں منصوبوں کی لاگت میں اضافہ چینی سرمایہ کاروں میں بے چینی اور تشویش کا سبب بنا۔

وزیراعظم شہباز شریف کے پانچ روزہ سرکاری دورے کا بنیادی مقصد تقریباً ۶۰ بلین ڈالر سے زائد کے سی پیک کی بحالی اور نئی انویسٹمنٹ کیلئے سرمایہ کاروں کا اعتماد حاصل کرنا تھا۔وزیراعظم پاکستان شہباز شریف کے دورے کے فوری ثمرات ہیں کہ چین سی پیک کو وسیع اور رفتار کو تیز کر رہا ہے۔سی پیک فیز ۲ پاکستان کی پائیدار ترقی کی بنیاد رکھ رہا ہے۔سی پیک فیز ۲ میں ایم ایل ون کی اپ گریڈیشن، گوادر پورٹ اور قراقرم ہائی وے، خنجراب پاس، زراعت، سیاحت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور کارپوریٹ فارمنگ سمیت بڑے منصوبے شامل ہیں اور یہ ایسے منصوبے ہیں جن کا معاشی بحالی میں اہم کردار ہے۔وزیراعظم کے دورہ چین کے دوران توانائی، ثقافت، زراعت، انفراسٹرکچر، صنعتی تعاون، مارکیٹ ریگولیشن،، ادویات سازی، صحت، زراعت، برآمدات لاجسٹک، آئی ٹی، سروے، میڈیا اور فلم کے شعبوں میں تعاون کے ۲۳ معاہدوں

اور مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے۔ سرمایہ کاری کیلئے مزید ۱۳ ترجیحی شعبوں کا تعین کیا گیا جن میں معدنیات، موبائل فون، سولر، آئل ریفائننگ، فیبرک پروڈکشن، آئرن اور سٹیل کی مصنوعات، ٹیکسٹائل، لیدر، فارما، کیمیکلز طبی آلات، جوتے، کھلونے، زراعت، الیکٹرک گاڑیاں، الیکٹرونکس، لیپ ٹاپ، گھریلو اشیاء، یوریا کھاد، سیمی کنڈکٹر اور آئی ٹی کے شعبے شامل ہیں۔

قراقرم ہائی وے کو دوبارہ تعمیر کرنے کا منصوبہ پاکستان اور چین کے درمیان واحد زمینی راستے کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

دورہ کا بنیادی مقصد تقریباً ۶۰ بلین ڈالر سے زائد کے سی پیک کی بحالی اور نئی انویسٹمنٹ کیلئے سرمایہ کاروں کا اعتماد حاصل کرنا تھا

خنجراب سوست پاس کے بنیادی ڈھانچے کی اپ گریڈیشن سے یہ اہم ترین گزرگاہ سال بھر فعال رہے گی۔ علاقائی رابطوں میں گوادر پورٹ کی اہمیت کی پیش نظر نیو گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی فوری تکمیل پاکستان کی ترقی کی پیش رفت کا نقطہ آغاز ہے۔ ریل منصوبہ ایم ایل ون سی پیک کے فریم ورک کے تحت ایک اہم منصوبہ ہے اور یہ پاکستان کی سماجی و اقتصادی ترقی کے لیے سٹریٹجک اہمیت کا حامل ہے۔ ایم ایل ون یہ کراسنگ فری ٹریک ہوگا جس سے کراچی سے لاہور تک کے سفری دورانیے میں سات گھنٹے کی کمی آئے گی جبکہ راولپنڈی سے لاہور کا سفر صرف دو گھنٹے میں طے ہوگا۔

ایم ایل ون سے ریل گاڑیاں ۱۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلیں گی جنہیں مزید بڑھا کر ۲۰۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کیا جا سکتا ہے۔

پشاور سے کراچی ۱۸۷۲ کلومیٹر طویل ریلوے ٹریک کی اپ گریڈیشن اور ڈبل ٹریک انقلابی منصوبہ ہے جس سے پاکستان ریلوے کا پورا ڈھانچہ بہتر ہوگا، اربوں ڈالر مالیت کا یہ منصوبہ چین کی مدد سے پانچ سے آٹھ سال کی مدت میں مکمل ہوگا۔

وزیر اعظم شہباز کی ذاتی دلچسپی اور کاوشوں سے بڑی چینی کمپنیوں نے پاکستان کے مختلف شعبوں میں فوری سرمایہ کاری پر آمادگی کا اظہار کیا۔ یہ دورہ اِس لحاظ سے بھی اہم تھا کہ پاکستان معاشی بحران سے گذر رہا ہے اور چین کا تعاون معیشت کو سنبھالا دینے کیلئے بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔

پاکستان اور چین کا اعلیٰ سطح کے فوجی دوروں اور تبادلوں کو برقرار رکھنے اور مشترکہ تربیت، مشقوں، فوجی ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون، مضبوط سٹریٹجک دفاعی اور سکیورٹی تعاون خطے میں امن واستحکام کو برقرار رکھنے اور سٹریٹجک توازن کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

چینی صدر شی جن پنگ، وزیر اعظم لی چیانگ اور نیشنل پیپلز کانگریس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ژاؤ وَلیجی سمیت ٹاپ لیڈرشپ سے ملاقاتیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ وزیر اعظم کا دورہ پاک چین اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کی جانب تاریخی اور اہم قدم ہے۔ چینی سرمایہ کاری پاکستان کی مشکلات سے دوچار معیشت کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

سی پیک کی تکمیل سے پاکستانی معیشت کی تقدیر بدل جائے گی۔ ملک کی اقتصادی اور معاشی ترقی اور خوشحالی کے اہداف کے حصول میں مدد حاصل ہوگی اور پاکستان بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں کا مرکز بن کر ابھرے گا، معاشی سرگرمیوں، نوکریوں اور مجموعی ملکی پیداوار میں ترقی ہوگی اور ملک میں کسی حد تک معاشی استحکام آئے گا۔

وزیراعظم شہباز شریف کا تعمیری ویژن اور مالی سال 2024 کا بجٹ

(مصنف انقلاب میڈیا میں لکھتے ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں) محمد زکریا

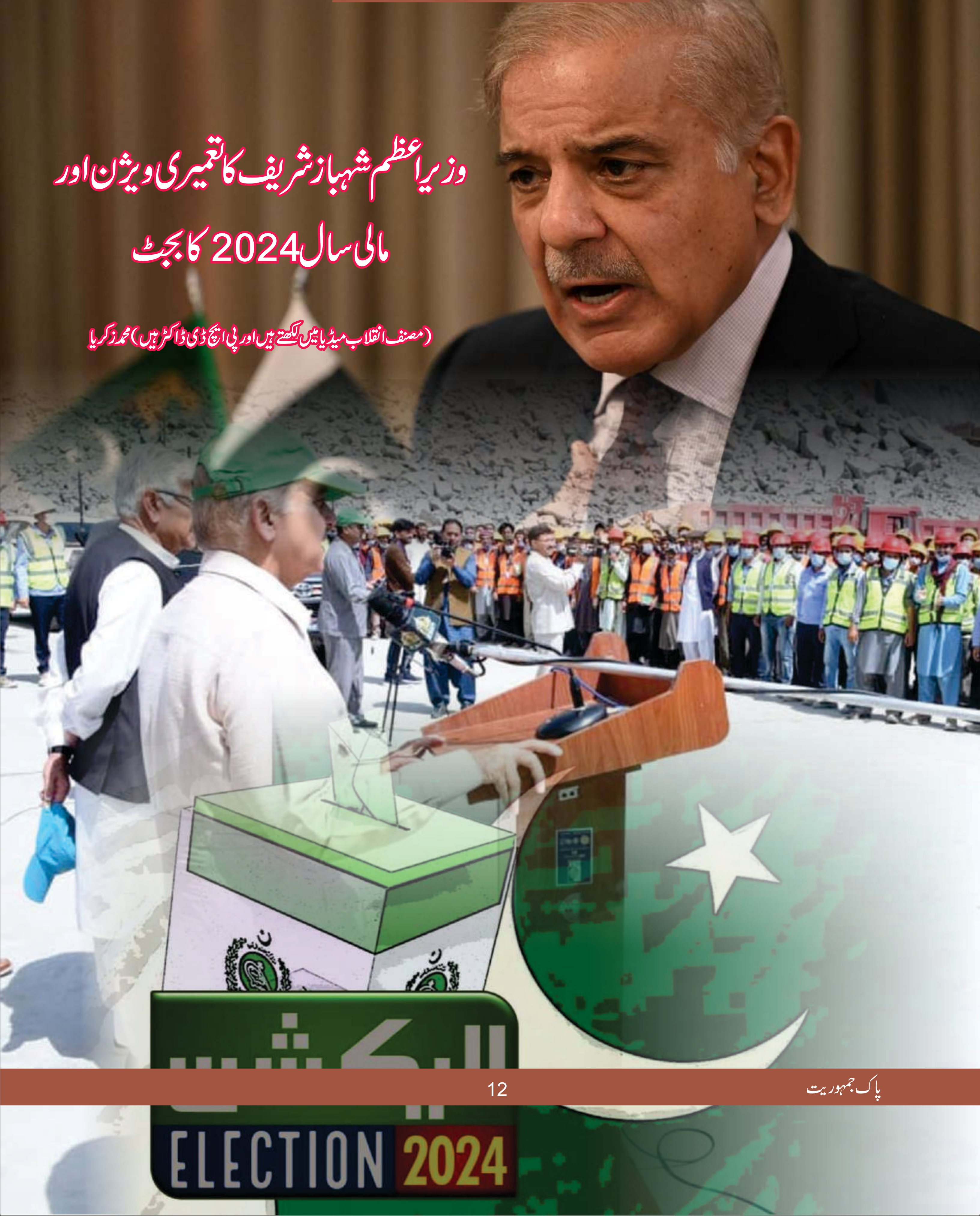

کسی بھی قوم کیلئے منزل کا حصول کبھی بھی آسان نہیں رہا، جہاں منزل کے حصول کیلئے درست سمت میں کاوشوں کا جاری رہنا انتہائی ضروری ہے وہیں منزل کا درست تعین بھی ضروری ہے، وہیں منزل کے درست تعین کیلئے ایک ویژن، ایک سوچ اور نظریہ کا ہونا نہایت اہمیت کا حامل ہے جہاں طویل المدتی اور قلیل المدتی اہدف، ان کے حصول کیلئے محنت، عزم جواں، سچی لگن اور جذبہ حب الوطنی جیسے تعمیری عناصر منزل کا حصول مزید آسان بنا دیتے ہیں۔ الحمداللہ! وزیر اعظم محمد شہباز شریف کی قیادت میں روشن، خوشحال، مستحکم پاکستان کی منزل کا تعین کرلیا گیا ہے اور بلاشبہ شہباز شریف کی محنت وجنون اور حب الوطنی اور قومی اتحاد و یگانگت سے منزل بھی ضرور حاصل ہوگی۔ وزیر اعظم کے عوام دوست ویژن کے مطابق انتخابات کے فوری بعد عوام کیلئے ترقی وخوشحالی کا نہ صرف پیغام سنایا گیا بلکہ ایسے عملی اقدامات بھی بروئے کار لائے گئے ہیں جہاں عوامی زخموں پر مرہم رکھا گیا ہے۔ بحرانی کیفیت سے دوچار، زبوں حال معیشت کو نہ صرف سہارا دیا گیا بلکہ اقوام عالم کو "ایڈ نہیں ٹریڈ" کا پیغام بھی پہنچایا گیا ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف قائداعظمؒ کے ویژن کو فروغ دیتے ہوئے ان کے فرمان "مجھے یقین ہے کہ آپ پاکستان کا سبز ہلالی پرچم سربلند رکھیں گے، مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی عظیم قوم کی عزت اور وقار کو برقرار رکھیں گے،" پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔

اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے سخت فیصلوں کے علاوہ قربانیاں بھی مطلوب ہوتی ہیں۔ وزیر اعظم شہباز شریف کے ویژن کے مطابق موجودہ دور حکومت میں مہنگائی میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ خاص طور پر اشیائے خورد و نوش کے نرخ کم ہوئے ہیں۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعظم اور ان کی ٹیم ملک کو از سر نو ترقی کی راہ پر ڈالنے کیلئے سخت محنت کر رہے ہیں اور معاشی اشاریوں میں بہتری کی شکل میں اس کوشش کے مثبت نتائج بھی نمایاں ہیں۔ مہنگائی ۳۶ فیصد سے ۱۱ فی صد پر آ گئی ہے اور امید ہے کہ آئندہ کچھ ماہ میں مہنگائی میں مزید کمی آئیگی جبکہ دوست ممالک کی جانب سے سرمایہ کاری کے واضح اور مثبت پیغامات بھی موصول ہو رہے ہیں۔ شہباز شریف قوی یقین رکھتے ہیں کہ مضبوط معیشت کا خواب، اب محض خواب ہی نہیں رہے گا بلکہ محنت، جنون اور مؤثر حکمتِ عملی سے اس خواب کو تعبیر بھی کیا جائے گا۔

> وزیر اعظم شہباز شریف کے ویژن کے مطابق موجودہ دور حکومت میں مہنگائی میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔

مالی سال ۲۰۲۴ کے بجٹ میں عوامی توقعات اور آئی ایم ایف کے دباؤ میں توازن لانے کی مکمل کوشش کی گئی ہے۔ عام عوام کی فلاح و بہبود یقینی بنانے کیلئے کم از کم اُجرت ۳۲ ہزار سے بڑھا کر ۳۶ ہزار کر دی گئی ہے تاکہ محنت کش طبقہ کیلئے براہِ راست ریلیف کی فراہمی ممکن بنائی جا سکے۔ عوامی حلقوں میں اس حکومتی اقدام کو خاصی پزیرائی ملی ہے جو کہ موجودہ حکومت کی جانب سے محنت کشوں سے ہمدردی کا عملی ثبوت ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ حکومتی مخلص کاوشوں کی بدولت مہنگائی کم ضرور ہوئی ہے مگر مہنگائی کے خاتمے میں ابھی کچھ اور عرصہ درکار ہے۔ انہی عوامی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے گریڈ ا سے ۱۶ کے سرکاری ملازمین کیلئے تنخواہ میں ۲۵ فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے اور گریڈ ۱۷ سے ۲۲ کے سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں ۲۰ فیصد اضافہ متوقع ہے جبکہ سرکاری ملازمین کی پنشن میں ۱۵ فیصد اضافے کی تجویز بھی

دی گئی ہے جو کہ قابلِ تحسین عمل ہے۔

دفاع کیلئے ۲ ہزار ۱۲۲ ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

پاکستان میں توانائی کا شارٹ فال ابھی بھی موجود ہے۔ نیشنل گرڈ اسٹیشن پر دباؤ کم کرنے اور صارفین کو سستے داموں بجلی کی فراہمی کے عمل میں تیزی لانے کیلئے حالیہ بجٹ میں سولر پینل کیلئے خام مال اور پرزہ جات کی درآمد پر رعایت کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ دفاع کیلئے ۲ ہزار ۱۲۲ ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ مضبوط دفاعی نظام ہی کسی بھی ملک وملت کو بقاء کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور دفاعی نظام میں جدید تقاضوں کے عین مطابق تمام جدید اصلاحات وقت کی ضرورت ہیں۔ وزیراعظم کی قیادت میں سول وعسکری حکام دفاعی تقاضے پورے کرنے کیلئے تمام وسائل بروئے لائے جا رہے ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ اور قومی ونجی اداروں میں جدت پر مبنی نظام تک عوامی رسائی ممکن بنانے کیلئے ۸۹ ارب روپے مختص کیئے گئے ہیں۔

وزیراعظم شہباز شریف کے عوام دوست ویژن کو عملی جامہ پہنانے کیلئے انسانی ترقی اور سماجی تحفظ پر مبنی اقدامات حکومت کی اولین ترجیح ہیں، اسی ضمن میں غیر ضروری اخراجات کے خاتمے کی مہم کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام لاکھوں افراد کیلئے معاشی وسماجی تحفظ یقینی بنا رہا ہے اور اسی افادیت کے پیش نظر مالی سال ۲۵-۲۰۲۴ کے بجٹ کے ذریعے کمزور طبقوں کو بی آئی ایس پی پروگرام کے ذریعے معاونت کا سلسلہ جاری رہے گا تا کہ مستحق طبقہ کی زیادہ سے زیادہ معاونت یقینی بنائی جائے۔ آئندہ مالی سال میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی

رقوم میں ۲۷ فیصد اضافہ یقینی بنا کر مزید ۵۹۳ ارب روپے کی فراہمی حکومتی اہداف میں سرِ فہرست ہے۔ کمزور و مستحق طبقات کی فلاح و بہبود چونکہ تمام حکومتی اتحادی جماعتوں کے منشور میں اولین ترجیح کے طور پر شامل تھی، اسی وعدے کی تکمیل کیلئے آئندہ مالی سال میں کفالت پروگرام کے تحت مستفید ہونے والے افراد کی موجودہ تعداد کو ۹۳ لاکھ سے بڑھا کر ا کروڑ تک کر دیا جائے گا، ان مستحق خاندانوں کو مہنگائی کے اثرات سے محفوظ رکھنے کیلئے کیش ٹرانسفر میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ تعلیمی وظائف میں مزید ۱۰ لاکھ بچوں کا اندراج یقینی بنایا جائے گا۔ نشوونما پروگرام کا مقصد بچوں کی زندگی کے پہلے ایک ہزار دنوں کے دوران اسٹنٹنگ کو روکنا ہے، اگلے مالی سال کے دوران ۵ لاکھ مزید خاندانوں کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔ معاشی شمولیت (economic inclusion) کو فروغ دینے اور لوگوں کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کیلئے حکومت بی آئی ایس پی کے تحت پہلی مرتبہ پوورٹی گریجویشن اینڈ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز کرنے جا رہی ہے، اس کے علاوہ بی آئی ایس پی کے ذریعے مالی خودمختاری کا ایک ہائبرڈ سوشل پروٹیکشن پروگرام متعارف کرانے کے منصوبے کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔ انسانی ترقی و خوشحالی کیلئے سرمایہ کاری، وقت کی ضرورت اور حکومت کا اولین فریضہ ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ وطن عزیز کی جی ڈی پی کے مقابلے میں ٹیکس حصول کی شرح دیگر ممالک کی نسبت انتہائی کم ہے۔ ٹیکس نظام میں جامع اور مؤثر اصلاحات معاشی استحکام کیلئے ناگزیر ہیں۔ کسی بھی قوم کی مجموعی ترقی و خوشحالی اور محصولات کا براہِ راست، مضبوط اور مربوط تعلق ہوتا ہے، اسی تعلق کو مضبوط تر کرنے کیلئے ایف بی آر میں کثیر الجہتی اصلاحات جاری ہیں۔ وزیر اعظم ڈیجیٹلائزیشن، ٹیکس پالیسی اور ایف بی آر میں انتظامی اصلاحات پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور ان کی واضح ہدایت ہے کہ ٹیکس نیٹ میں پہلے موجود لوگوں پر بوجھ ہرگز نہ ڈالا جائے بلکہ ٹیکس کے دائرہ کار میں وسعت لائی جائے۔ ملکی معاشی استحکام اور عوام کیلئے صحت، تعلیم سمیت دیگر سہولیات کی بہتر فراہمی یقینی بنانے کیلئے تاجر دوست اسکیم کا اجراء بھی کر دیا گیا ہے، اس سکیم کے تحت ہول سیل ڈیلرز اور ریٹیلرز کی رجسٹریشن کا عمل مکمل کیا جا رہا ہے۔ تقریباً ۴۵ ہزار دکانداروں کی رجسٹریشن کی جا چکی ہے اور آئندہ کچھ یوم میں رجسٹریشن کا عمل تیز تر کیا جائے گا۔

بجٹ سے متعلق ماہرین کی رائے کے مطابق حکومتی بجٹ کا ایک بڑا حصہ گڈز اینڈ سروسز کی پروکیورمنٹ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک مخصوص اندازے کے مطابق پروکیورمنٹ سسٹم میں جدت، آسانی اور شفافیت کے نفاذ سے حکومتی اخراجات میں ۱۰ سے ۲۰ فیصد تک کمی لائی جاسکتی ہے جبکہ یہ نظام میں کرپشن، فراڈ اور بدنیتی جیسے مسائل پر قابو پانے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ حکومت ڈیجیٹلائزیشن کے ذریعے جدت اور شفافیت یقینی بنا کر انسانی مداخلت کم سے کم کرنے، کرپشن اور بدعنوانی جیسے مسائل کے تدارک کیلئے کوشاں ہے اور سرکاری اداروں میں ڈیجیٹلائزیشن کی ترویج یقینی بنائی جا رہی ہے۔ موجودہ حکومت خدمات کی بہتر فراہمی یقینی بنانے کیلئے سرکاری اداروں اور اثاثہ جات کی شفاف نجکاری معاشی استحکام کیلئے نہایت اہم سمجھتی ہے، جو کہ بالکل درست ہے۔ حکومت نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ پی آئی اے، روز ویلٹ ہوٹل، ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن اور فرسٹ ویمن بینک جیسے اداروں کی جاری نجکاری میں تیزی لائی جائے گی۔ حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ پی آئی

اے کی نجکاری میں ۱۲ کمپنیوں نے دلچسپی کا اظہار کیا تھا اور ۳ جون کو چھ کمپنیوں کو نجکاری کمیشن کے بورڈ نے پری کوالیفائی کیا، اگست ۲۰۲۴ کے پہلے ہفتے میں سرمایہ کاروں سے بولیاں منگوالی جائیں گی جس کے بعد یہ سلسلہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

حالیہ بجٹ میں آزاد جموں وکشمیر، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے ۱۰ فیصد وسائل مختص کیے گئے ہیں، تقریباً ۱۱.۲ فیصد وسائل دیگر شعبوں جیسے آئی ٹی اور ٹیلی کام، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، گورنس اور پروڈکشن سیکٹر وغیرہ کے لیے مختص کئے گئے ہیں۔ٹرانسپورٹیشن کے شعبے میں ہائی ویز کے نیٹ ورک کو بہتر بنانے، بڑے شہروں اور علاقوں کے درمیان رابطے بڑھانے اور ٹریفک کے بڑھتے ہوئے حجم کو سنبھالنے کے لیے موجودہ انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کرنے کے منصوبوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔آئندہ مالی سال میں پی ایس ڈی پی میں انفراسٹرکچر کی فراہمی کے لیے ۸۲۴ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جس میں سے توانائی کے شعبے کے لیے ۲۵۳ ارب روپے، ٹرانسپورٹ اینڈ کمیونیکیشن سیکٹر کے لیے ۲۷۹ ارب روپے، پانی کے شعبے کے لیے ۲۰۶ ارب روپے، پلاننگ اور ہاؤسنگ کے لیے ۸۶ ارب روپے شامل ہیں۔سماجی شعبے کے لیے رواں سال میں ۲۴۴ ارب روپے کے مقابلے میں ۲۸۰ ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔کراچی ملک کا سب سے بڑا شہر ہے جو اقتصادی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے، اس لیے شہر کے لیے ایک جامع کراچی پیکیج کی تجویز ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ حیدرآباد، میرپورخاص، سکھر اور بے نظیر آباد کے لیے بھی منصوبے مرتب کرنے کی تجویز ہے۔

پاکستان کی تعمیر وترقی اور پاکستانیوں کیلئے زیادہ سے ریلیف وزیراعظم شہباز شریف کی اولین ترجیح ہے۔الحمدللہ! پاکستان کی معیشت درست سمت کی جانب گامزن ہے۔حکومت کی کاروبار دوست پالیسیوں کی بدولت ملک میں سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے۔جس کا منہ بولتا ثبوت پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں زبردست تیزی ہے جہاں انڈیکس بڑھ کر ۸۰ ہزار ۸۸۸ پوائنٹس کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔پاکستان آج

معاشی مشکلات سے آہستہ آہستہ نکل کر ترقی وخوشحالی کی راہ پر گامزن ہورہا ہے، معاشی مشکلات سے نکلنے اور ترقی وخوشحالی کا سفر تیز تر کرنے کیلئے ہمیں ایک قوم کی طرح اتحاد، یگانگت، ایثار اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ وزیراعظم پاکستان کا مستقبل کے حوالے سے ویژن انتہائی واضح ہے، جن کا ماننا ہے کہ ماضی میں جھانک کر رونے کی بجائے، ماضی سے سیکھ کر پاکستان کا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے، قائداعظمؒ کے خواب کی تعبیر کیلئے سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، قربانی اور ایثار کا جذبہ لے کر آگے بڑھیں تو کوئی قوت ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔

پاکستان کا روشن کل یقینی بنانے کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا فروغ، صنعتی ترقی کیلئے سازگار ماحول کی فراہمی، بچت اور سادگی جیسے زریں اُصول اپنانا ہوں گے۔ بیرونی دنیا کے اعتماد اور سرمایہ کاری کے حصول کیلئے سیاسی استحکام ناگزیر ہو چکا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف کی جانب سے عمران خان کو مذاکرات کی دعوت، بارش کا پہلا قطرہ ہے، اگر سیاسی افہام وتفہیم کی مسلسل بارش ہوتی رہی تو قائدؒ کا یہ گلشن نا صرف ہمیشہ کیلئے ہرا بھرا رہے گا، بلکہ اس کے پھولوں کی خوشبو سے عالم اسلام بھی مہک اٹھے گا۔ عمران خان کو اپنے سیاسی قد میں مزید اضافہ کرتے ہوئے وطن عزیز کی ترقی وخوشحالی یقینی بنانے کیلئے مذاکرات کی دعوت قبول کرنی چاہئے۔ میرا ذاتی طور پر ماننا ہے کہ تعمیری سیاسی لائحہ عمل اپنا کر ۲۵ کروڑ عوام کے روشن مستقبل کیلئے تاریخ ساز فیصلے کئے جا سکتے ہیں۔ موجودہ بجٹ میں آئی ایم ایف دباؤ کی وجہ سے کچھ غیر مقبول تجاویز ضرور شامل ہیں، اگر سیاسی قائدین، ذاتی اناؤں کو پس پشت ڈالتے ہوئے تعمیری سوچ اپنائیں تو کچھ بعید نہیں کہ نہ صرف وزیراعظم شہباز شریف کی کاوشوں کے مطابق یہ واقعی آئی ایم ایف کا آخری پروگرام ثابت ہو بلکہ پاکستان ایک بار پھر سے دنیا کیلئے مثالی ملک بن جائے۔ بلا شبہ، پاکستانی قوم کے پاس صلاحیتیں موجود ہیں، مخلص لیڈر شپ بھی دستیاب ہے، ویژن بھی اور قدرتی وسائل بھی ہمارے پاس ہیں، ضرورت صرف اس امر کی ہے پاکستانی عوام سخت فیصلوں پر کڑی تنقید بجائے تعمیری سوچ اپنائے، اور سیاسی لیڈر شپ اپنے ذاتی اختلافات بالائے طاق رکھ کر پاکستان کی ترقی وخوشحالی کا عزم صمیم نبھائے، ہر مشکل کے بعد آسانی ضرور ہے مگر اس آسانی کے ثمرات کے حصول کیلئے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد کو فروغ دینا ہوگا۔

بین المسالک ہم آہنگی کے بیانیہ کا فروغ وقت کی اہم ضرورت

مجتبیٰ محمد راٹھور

(مجتبیٰ محمد راٹھور ریسرچ سکالر ہیں اور اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف سوشل سائنسز کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں)

معاشرے باہمی محبت اور تعاون کی بنیاد پر پروان چڑھتے ہیں۔ رواداری اور برداشت کی صفات کسی قوم کا اثاثہ ہوا کرتی ہیں اور جن قوموں نے ان اوصاف کا دامن تھامے رکھا آج وہ دنیا بھر میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور اُن کے معاشرے مثالی گردانے جاتے ہیں، جبکہ باہمی منافرت اور شدت کو فروغ دینے والی اقوام پستی میں دھنستی چلی جاتی ہیں۔ وطنِ عزیز پاکستان گزشتہ کئی برسوں سے مذہبی انتہاپسندی اور فرقہ وارانہ منافرت سے نبرد آزما ہے۔ ملک میں ہر سال مذہبی منافرت اور انتہاپسندی کے کئی ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جو پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ ماضی کے ادوار میں مختلف طبقات کی جانب سے مذہب کی بنیاد پر منافرت کی حوصلہ افزائی کی گئی جس کی وجہ سے پاکستان میں فرقہ واریت، اشتعال انگیزی، نفرت اور شدت پسندی کو فروغ ملا۔ اس رویے کے خاتمے کے لئے پاکستانی قوم گزشتہ ۳۰ برس سے جنگ لڑ رہی ہے۔ وطن عزیز کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا، تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام وطن کے حصول کی جدوجہد میں شامل تھے تاکہ ایک ایسا وطن حاصل ہو جس میں تمام مسالک کے لوگ اپنے اپنے عقائد کے مطابق امن ومحبت کے ساتھ آزادانہ طور پر زندگی گزار سکیں۔ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جو باہمی محبت، اخوت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے لیکن ہمارے معاشرے نے ان زریں اصولوں کی پیروی نہ کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارا شمار ترقی یافتہ، مضبوط اور مثالی معاشروں میں نہیں ہوتا۔ مذہب ومسلک کے اختلافات نے فرقہ وارانہ فسادات اور مذہبی انتہاپسندی کی صورت میں بڑے نقصانات پہنچائے ہیں۔ اگرچہ اس وقت بہت سے افراد نے ان خطرات کو سمجھ لیا ہے اور مجموعی طور پر قوم نے بھی نفرت کے ان سوداگروں کو اپنا دشمن مان لیا ہے مگر ابھی بھی کسی ایک واقعہ پر سوشل میڈیا میں اپنے اپنے مذہب ومسلک کی حمایت میں انتہاپسندی کا ایسا طوفان دکھائی دیتا ہے جو کسی بھی وقت آگ لگانے میں چنگاری کا کام کر سکتا ہے۔

> **مذہب ومسلک کے اختلافات نے فرقہ وارانہ فسادات اور مذہبی انتہاپسندی کی صورت میں بڑے نقصانات پہنچائے ہیں۔**

محرم الحرام: نئے ہجری سال کی ابتداء اور تقاضے

محرم الحرام اسلامی کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہے اور یہ مسلمانوں کے لیے انتہائی مقدس مہینہ ہے۔ پاکستان میں محرم الحرام کو بڑی عقیدت واحترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ مسلمان اس مہینہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قربانیوں کو یاد کرتے ہیں، ملک بھر میں ماتم کے جلوس نکالے جاتے ہیں، مجالس اور تعزیے منعقد کیے جاتے ہیں۔ تاہم، محرم الحرام کے دوران فرقہ وارانہ تشدد پاکستان میں ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔ ماضی میں شیعہ اور سنی مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ تنازعات اکثر تشدد کا باعث بنتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر سال محرم الحرام کے جلوسوں کے لیے سخت سیکورٹی کے انتظامات کیے جاتے ہیں۔ محرم الحرام کے آغاز سے قبل ہی حکومت فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کرتی ہے۔ محرم الحرام کے دوران امن وامان قائم رکھنے میں علماء کا کردار بہت اہم ہے، اس لیے علماء اور دیگر رہنماؤں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ امن

وامان کا پیغام پھیلائیں۔مذہب ومسلک کی بنیاد پر کسی سے نفرت اور دشمنی کو اگرچہ مستحسن نہیں قرار دیا جاتا،مگر افسوس ہمارے معاشرے میں بدستور کچھ عناصر موجود ہیں جو ان مسلکی اختلافات کو ہوا دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیتے ہیں۔ان کے مقابلہ میں ریاستی اداروں،قوم کے دانشور حضرات،سول سوسائٹی اور معتدل علماء نے رواداری اور برداشت کے فروغ کے لیے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔سب نے مل کر معاشرے میں امن کی تعلیم دی اور امن وامان کی اہمیت اور فضلیت کے لئے آگاہی پھیلائی۔لاتعداد پروگراموں کے ذریعے مختلف مذاہب اور مسلکوں کے درمیان ہم آہنگی اور احترام بڑھایا گیا ہے۔جس ملک میں ہر سو نفرت وانتہا پسندی کی ہوا چلتی تھی،وہاں الحمدللہ اب کافی حد تک امن ومحبت اور مذہبی ومسلکی ہم آہنگی کی مہک پھیل رہی ہے۔

علمائے کرام اور ہم آہنگی کا ضابطہ اخلاق

بین المسالک ہم آہنگی کی فضاء برقرار رکھنے کے لئے قومی،ملی اور ملکی حالات ومعاملات میں تمام مکاتب فکر کے علماء اکرام کے اتحاد واتفاق کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔علمائے کرام ومشائخ عظام کی مشاورت سے ملک میں یگانگت،بھائی چارہ اور امن کی فضاء قائم رکھنا اور مسلکی رواداری کو یقینی بنانے کے لئے ہر سال وفاقی اور صوبائی سطح پر وفاقی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔وفاقی مذہبی امور کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی علماء کی جانب سے ایک جامع ضابطہ اخلاق کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق تمام مکاتب فکر اپنے

درمیان محبت، رواداری اور افہام وتفہیم کی فضا قائم کرنے کی خلوصِ دل سے کوشش کریں گے اور دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام اور ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین اور تنقیص سے اجتناب کریں گے۔ اس ضابطہ اخلاق کے مطابق علماء کرام خطباء اور مصنفین اپنی تقریروں اور تحریروں میں توازن واعتدال پیدا کریں اور ایسے اشتعال انگیز بیانات اور تحریروں سے پرہیز کریں گے جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوسکتی ہو۔ مسلکی تنازعات کو باہم مشاورت، افہام وتفہیم اور سنجیدہ ومکالمے کے اصولوں کی روشنی میں طے کریں گے۔ عوامی پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن وتشنیع سے مکمل اجتناب کیا جائیگا۔ امہات المومنین، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیائے کرام، تابعین وتبع تابعین اور تمام اکابرین امت کے ادب واحترام کو ملحوظ نظر رکھا جائے گا اور ان میں سے کسی کو بھی تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ نیز، سوشل میڈیا پر مذہبی منافرت پھیلانے والوں اور بین المذاہب اور مسالک ہم آہنگی اور احترام کی فضا کو متاثر کرنے والی کسی بھی تحریری یا تقریری مواد کو اپلوڈ کرنے والوں کے خلاف فراہم کردہ لنکس اور نمبرز پر رپورٹ کی جائے۔

تمام مکتب فکر کے جید علمائے کرام کا ایک اہم اجلاس چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی زیرصدارت، اسلامی نظریاتی کونسل میں جولائی ۲۰۲۴ کو منعقدہ ہوا جسے سالانہ بین المسالک ہم آہنگی کانفرنس ۲۰۲۴ کا نام دیا گیا جس میں پیغام پاکستان کی روشنی میں ضابطہ اخلاق کی ایک متفقہ دستاویز تیار کی گئی۔ اسی طرح مقامی سطح پر لاہور میں کل مسالک علماء بورڈ نے محرم الحرام میں پیغام پاکستان کی روشنی میں قیام امن کیلئے ۱۵ نکاتی ضابطہ اخلاق جاری کیا۔ کل مسالک علما بورڈ کے جید علما کرام اور تمام مکاتب فکر کے علما نے محرم الحرام کے حوالے سے ضابطہ اخلاق جاری کرتے ہوئے تمام علما، دینی مدارس، ارباب منبر ومحراب اور اساتذہ کرام سے درخواست کی ہے کہ وہ محرم الحرام کے دوران امن، بین المسالک ہم آہنگی اور باہمی تعاون کو یقینی بناتے ہوئے اس ضابطہ اخلاق پر عمل کریں۔

> **تمام مکتب فکر کے جید علمائے کرام کا ایک اہم اجلاس چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی زیر صدارت، اسلامی نظریاتی کونسل میں جولائی ۲۰۲۴ کو منعقدہ ہوا۔**

پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی کا تصور؟

پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی کی بحث کے تناظر میں تمام مذہبی طبقات مسالک کی موجودہ تقسیم کو حقیقت مانتے ہیں اور ان کے ادغام کو خارج از امکان سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب اس بات پر متفق ہیں کہ اپنے اپنے عقائد ونظریات پر کاربند رہتے ہوئے بین المسالک ہم آہنگی کی کوششیں کی جاسکتی ہیں۔ اس ضمن میں سول سوسائٹی کی جانب اسی طرح کی ایک کاوش قابل ذکر ہے، جس میں مصنف مضمون بھی شریک رہا ہے۔ ایک غیرسرکاری تنظیم ادارہ امن وتعلیم کے زیراہتمام چندسال پہلے اہلِ فکر ونظر اور فرقہ وارانہ تشدد کے موجودہ بیانیوں اور اسباب کا عمیق جائزہ لیا اور پھر ان بیانیوں کی روشنی میں بین المسالک ہم آہنگی کے لئے ایک متبادل بیانیہ اور لائحہ عمل مرتب کیا۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ متبادل یا جوابی بیانیہ فقط کسی ایک دستاویز کا نام نہیں بلکہ یہ مسلسل سماجی تعامل کا نام ہے۔ بین المسالک ہم آہنگی کے اس بیانیہ سے مسلکی اختلاف

اور منافرت کے بیانیہ کے اثرات کو زائل کرنے میں کافی حد تک مدد ملی۔ بیشتر مذہبی مفکرین کی رائے کے مطابق ماضی میں بھی پاکستان میں علمائے کرام نے بین المسالک ہم آہنگی کے لئے کوششیں کی ہیں جو کافی حد تک ثمر آور رہی ہیں جن کی بدولت فرقہ وارانہ تشدد ایک حلقے تک محدود رہا اور عوام اس سے لاتعلق رہے۔ الحمد للہ کہ آج بھی تقویٰ شعار، اعلیٰ کردار، اعتدال پسند اور صاحبِ بصیرت علماؤ صلحائے امتِ کا ایک گروہ موجود ہے جو امت مسلمہ کے درد کو سمجھتا ہے اور پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی کے لئے ہر محاذ پر کوشاں ہے۔

> جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا اسے کافر کہنا کسی طرح درست نہیں۔

بین المسالک ہم آہنگی کا بیانیہ

محرم الحرام کے اِس مقدس مہینہ میں اہل علم وفکر کے مرتب کردہ بین المسالک ہم آہنگی کے اس بیانیہ کو فروغ دیا جائے، جس میں سے سب سے اہم بیانیہ درج ذیل ہے۔

آئین پاکستان میں بیان کردہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کے علاوہ کسی مسلمان فرقے کو کافر قرار دینا اور سمجھنا آئین پاکستان کی صراحتًا توہین ہے۔ اس لیے ایک مسلمان ریاست میں رہتے ہوئے اس طرح کا تکفیری منہج یا تکفیری طرز عمل انتہائی غلط ہے۔

کافر قرار دینے کی ممانعت

- جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا اسے کافر کہنا کسی طرح درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اِس سے منع فرمایا ہے۔
- علمائے امت نے صراحت کی ہے کہ کسی مسلمان سے کوئی ایسا قول وفعل سرزد ہو جس میں ننانوے احتمالات کفر کے اور صرف ایک

احتمال صحیح نکلتا ہو تو حسنِ ظن رکھتے ہوئے اس ایک صحیح احتمال کی بنیاد پر اسے مسلمان کہا جائے گا اور اس پر کفر کا فتویٰ عائد نہیں کیا جائے گا۔

- علمائے کرام اس بات میں تو علمی طور پر اختلاف کرتے ہیں کہ کسی کو کافر قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ مگر سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شخص کو محض اس کے کفر کی وجہ سے قتل کرنے کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔
- ہر گروہ کے علما خود بھی صدقِ دل سے اس کے قائل ہوں اور اپنے پیروکاروں کو بھی قائل کریں کہ ہم جو عقائد و تصورات رکھتے ہیں، ان کی وجہ یہ نہیں کہ ہم باقی تمام مسلم فرقوں کے عقائد و تصورات کو یکسر غلط یا کفر سمجھتے ہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ دلائل کے اعتبار سے ہمارے عقائد و نظریات قابلِ ترجیح ہیں، لیکن ہم شرعاً یہ کہنے کی پوزیشن میں نہیں کہ دوسرے سب غلط یا خدانخواستہ کفر پر ہیں۔
- کسی نظریہ یا عقیدہ کی تکفیر کرنا ایک الگ معاملہ ہے اور کسی شخص یا گروہ کو کافر قرار دینا ایک الگ مسئلہ ہے۔ علمائے دین کلماتِ کفر کو کفر قرار دے سکتے ہیں مگر کسی شخص نے کفر کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ قاضی یا عدالت کرے گی۔

فقہی اختلاف تکفیر کا باعث نہیں

- یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ فقہی اختلافات تکفیر کا باعث نہیں بنے اور کسی نے فقہی اختلاف کی بنیاد پر ایک دوسرے کو کافر نہیں کہا، مثلاً نماز اور دیگر عبادات کی ادائیگی کے طریقہ کار میں اختلافات وغیرہ۔ مسالک کے درمیان بعض اوقات قرآن و حدیث کی تاویل و تفسیر میں فرق ہوتا ہے۔ ایک مسلک نے قرآن و حدیث سے ایک طرح کا حکم لیا ہے اور وہ اس پر عمل کر رہے ہیں، جبکہ دوسرے مسلک نے دوسری طرح کا حکم لیا ہے اور وہ اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اس میں جتنی ہم آہنگی ہو سکتی ہے وہ اچھی ہے اور جہاں نہیں ہو سکتی وہاں اپنے نقطہ نظر پر عمل کرنا ہی مناسب ہے۔ اختلاف میں کوئی حرج نہیں لیکن تناؤ، قتل و غارت اور تشدد کی کیفیت نہیں ہونی چاہیے۔
- وہ اختلاف جس کی نوعیت علمی و تحقیقی ہے وہ برا نہیں بلکہ قابلِ تعریف ہے، یہ اختلاف بلاشبہ باقی رہنا چاہیے کہ زندگی کی علامت اور علم و استدلال کے لیے مہمیز ہے، لیکن ایسا اختلاف جس کی عمارت دوسرے سے نفرت، اسے باطل، بدعتی اور کافر و گستاخ قرار دینے جیسی خطرناک بنیادوں پر کھڑی ہوئی ہے۔ یہ باعثِ رحمت اختلاف کو بھی زحمت اور عذاب میں بدل دیتا ہے۔

عقیدے اور رائے کی آزادی

- تکفیر کا مسئلہ کلامی اور عقیدتی بحثوں سے جڑا ہوا ہے اور ہر ایک مسلک کے لوگ اپنا ایک خاص عقیدہ یا نظریہ رکھتے ہیں۔ عام طور پر عوام کے نزدیک مذہبی نظریات ناقابل تغیر ہوتے ہیں اور اسی لیے زیادہ معتبر ہوتے ہیں۔ اس لئے جب کوئی مسلک اپنے عقیدے کا اظہار کرتا ہے تو وہ دوسرے مسلک کے ساتھ وابستگان کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ ان کا عقیدہ درست نہیں یا وہ غلط کہہ رہے ہیں، یا یہ کہنا کہ ان کا عقیدہ یہ نہیں کچھ اور ہے۔ کسی بھی مسئلہ پر دوسروں کی رائے اور دلیل جانے بغیر یکطرفہ رائے سے مسلکی اِختلاف کو تقویت ملتی ہے۔

- صدر اسلام میں آنحضرت کی رحلت کے بعد خلافت کے معاملے کا فیصلہ جس طرح سے ہوا، اس پر مختلف مسالک کے پاس کیا دلائل ہیں اور کن دلائل میں کتنا وزن ہے، اس سےقطع نظرہمیں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ یہ معاملات اب تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں اور تاریخ کے واقعات کو ہم اکیلے اکیلے کیا باہم اتفاق رائے سے بھی نہیں بدل سکتے۔ آج جو مسالک موجود ہیں اِن کا اُن واقعات کی تخلیق میں قطعاً کوئی حصہ نہیں۔ اب اگر کوئی شخص ان واقعات کا مطالعہ کر کے ان کے بارے میں ایک رائے قائم کر لیتا ہے اور دوسرا کسی دوسری رائے تک پہنچتا ہے تو دونوں کے لئے باہمی احترام اور ایک دوسرے کو آزادیِ رائے دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس کے لئے دونوں کو ایک دوسرے کی رائے جاننے اور رائے رکھنے میں آزاد قرار دینا ہوگا۔

> **فرقہ واریت کا وجود بھی مسلّم ہے اور ہر فرقے کا اپنے آپ کو ہی برحق سمجھنا بھی ایک حقیقت ہے۔**

- فرقہ واریت کا وجود بھی مسلّم ہے اور ہر فرقے کا اپنے آپ کو ہی برحق سمجھنا بھی ایک حقیقت ہے۔ لیکن دیگر مسالک کے بارے میں ایسا طرزِ عمل اختیار نہیں کیا جا سکتا جو کسی بھی قسم کی کشیدگی کا سبب بنے۔ ہر ایک فرقے اور مسلک کو اپنے عقائد بیان کرنے کی اجازت ہے لیکن دیگر مسالک کے خلاف شدت پسندی کے جذبات کو فروغ دینا، کیچڑ اچھالنا، گالی گلوچ اور نفرت انگیزی مناسب نہیں۔

قبولیت اور برداشت

- اب اس بات کا امکان موجود نہیں کہ دو مختلف مسالک اپنا اپنا قدیمی یا مروج مسلک ترک کر دیں اور عبادات کے بارے میں احکام سے قطع نظر کرتے ہوئے عقائد و احکام کے کسی نئے پروگرام اور نظام پر اتفاق کر لیں یا پھر کسی ایک مذہب کے ماننے والے اپنے عقائد و نظریات اور نظامِ عبادات کو ترک کر کے دوسرے مذہب کو پوری طرح اختیار کر لیں۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے کے بارے میں آگاہی کے

ساتھ ایک دوسرے کو قبول یا برداشت کرنے کی بنیاد پر اتحاد کر لیا جائے۔

شائستگی اور خیر خواہی

- رواداری اور مسلکی ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں کو اہلِ بدعت، اور کافر و گستاخ کہنے کی بجائے، اپنے نقطہ نظر کو مثبت انداز میں واضح کیا جائے، دوسرے کی اصلاح ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت اور شائستگی سے کی جائے، اسے اپنا رقیب اور مخالف سمجھنے کی ذہنیت سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

مقدسات کا احترام

- مسلمانوں کے مابین محبت رسول، محبتِ آل رسول، احترام صحابہ کرامؓ اور احترام ازواج پیغمبر کی بنیاد پر قربت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام مسالک کے علمائے کرام کو دوسرے مسلک کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے احتیاط کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔
- ہر مسلک کے اندر ایک مختصر طبقہ انتہا پسندانہ نظریات اور نفرتوں کا پرچار کرتا ہے۔ اس حوالے سے یہ امر نہایت اہم ہے کہ تاریخ اسلام کی ایسی شخصیات جو کسی بھی مکتبہ فکر کے نزدیک محترم ہوں ان کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی، نہ صرف صراحتاً توہین سے اجتناب کرنا ہوگا بلکہ اشارۃً و کنایۃً بھی ایسا کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔

توہین اور گستاخ فتاویٰ سے اجتناب

- گستاخ رسول ﷺ کو سزا دینا اسلامی حکومت کا کام ہے کیونکہ کوئی گستاخ رسول ﷺ ہے یا نہیں ہے اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار عوام کو

نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اگر عوام کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو وہ اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے شک کی بنیاد پر بھی لوگوں کو قتل کریں گے جس کی مثالیں موجود ہیں۔قانون کو ہاتھ میں لینا جرم ہے اس لیے اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

سماجی روابط معاشرے کی ضرورت ہیں

- کسی مسئلے کے بارے میں اگر ہم سمجھتے ہیں کہ کسی گروہ سے ہمارا اختلاف ہے اور ہمارے پاس اس سلسلے میں منطقی دلائل موجود ہیں تو ہمیں اس مسلک یا گروپ سے ہی قطع تعلقی اختیار نہیں کر لینی چاہئے۔اختلافات کے باوجود سماجی روابط رکھنے اور ملنے جلنے میں ہی معاشرے کی بہتری ہے۔
- تمام مسالک ایک دوسرے کے بارے میں آ گاہی حاصل کر کے ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔دوسرے مسلک کو امت مسلمہ کا حصہ سمجھتے ہوئے بین المسالک اتحاد قائم کرنا دین اسلام میں مطلوب ہے۔ارشاد ربانی ہے،'اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو" (آل عمران ۳:۱۰۳)اس آیت میں واضح طور پر فرقہ پرستی اور مسلکی اختلاف کی نفی کی گئی ہے۔یہ آیت اخوت واتحاد کی دعوت اور تفرقہ وانتشار کی مذمت، دونوں پہلوؤں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ظہور اسلام کا مقصد تمام نوع انسانی کو ایک مرکز پر لانا اور ایک دائمی وحدت کے رشتہ میں منسلک کرنا ہے۔

مودی دوبارہ اقتدار میں پاکستان کا لائحہ عمل

ماہتاب بشیر

ماہتاب بشیر سینئر صحافی ہیں اور شعبہ ایریا سٹڈی سنٹر فار امریکہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم فل کے طالبعلم ہیں۔

بھارتیہ جانتا پارٹی کے نریندر مودی نے نو جون کو تیسری مرتبہ وزیراعظم کے عہدے کا حلف اٹھاتے ہی تمام افراد کے ساتھ محبت اور خیر خواہی کو فروغ دینے کا عزم کیا ہے، اگرچہ تیسری مرتبہ بی جے پی کو کم اکثریت کے ساتھ حکومت ملی ہے، خارجہ امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ مودی کی اتحادی حکومت کی حرکیات اور بدلتا ہوا ملکی منظر نامہ انھیں پاکستان کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے اپنے نقطہ نظر دوبارہ ترتیب دینے پر مجبور کرسکتا ہے تاہم وہ چاہیں گے کہ اپنی سابق ادوار کی خارجی پالیسیوں کا تسلسل برقرار رکھا جائے۔ اس سے قبل اپنی انتخابی مہم کے دوران بی جے پی نے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرینس کے نقطہ نظر کا وعدہ کیا، '۲۰۱۶ کی سرجیکل اسٹرائیک' اور '۲۰۱۹' کے فضائی حملوں کے حوالے سے اس کے غیر سمجھوتہ کرنے والے موقف کو واضح طور پر اجاگر کیا، اور اس طرح پاکستان کے بارے میں اس کی مضبوط پوزیشن کا اشارہ دیا۔ ابتدائی طور پر پاکستان اس مرتبہ کی انتخابی مہم میں خاموش مسئلہ دکھائی دیا مگر جیسے جیسے انتخابی مہم زور پکڑتی گئی، بیانیہ ڈرامائی طور پر بدل گیا، پی ایم مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ نے اپنے مغربی پڑوسی کی طرف سے اپوزیشن کو بدنام کرنے اور قومی سلامتی کے مضبوط ایجنڈے پر عمل کرنے کے اپنے دعوے کو تقویت دینے کے لیے تیزی سے دعوت دی۔ یہ حکمت عملی بی جے پی کے تاریخی نقطہ نظر سے ہم آہنگ ہے، جس نے مستقل طور پر خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی کو کلیدی ستونوں کے طور پر فائدہ اٹھایا ہے، بیرونی خطرات کے خلاف سخت ردعمل پر زور دیا ہے اور ایک ایسے قوم پرست بیانیے کو فروغ دیا ہے جو ہندوستان کو ایک علاقائی رہنما اور ابھرتی ہوئی عالمی طاقت کے طور پر کھڑا کرتا ہے۔ وزیراعظم مودی کے گزشتہ دو ادوار کی خارجہ پالیسی پاکستان اور چین کے بارے میں سخت موقف لئے ہوئے ہے، آگے دیکھتے ہوئے وہ ممکنہ طور پر ایران اور روس کے ساتھ مضبوط تعلقات اور خلیجی ریاستوں کے ساتھ گہرے تعاون کو بڑھانے اور علاقائی قوتوں کو تزویراتی شراکت داری کے ساتھ متوازن کرتے ہوئے اس کورس کو برقرار رکھے گا۔ ہندوستانی تجزیہ کاروں کے مطابق خارجہ پالیسی اور خاص طور پر پاکستان کے تئیں نقطہ نظر کے لحاظ سے مستقبل قریب میں مزید تسلسل اور کوئی بنیادی تبدیلیاں نہیں آئیں گی۔ ممکنہ طور پر کمزور اتحادی حکومت کی قیادت کرتے ہوئے، بی جے پی پاکستان کے بارے میں اپنے سخت گیر موقف کو برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کرسکتی ہے، کیونکہ اسے اپنے اتحادیوں کے متنوع خیالات کو ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہندوستان میں سابق ہائی کمشنر عبدالباسط کا خیال ہے کہ وزیراعظم مودی ممکنہ طور پر پاکستان کی جانب سے مکمل سفارتی تعلقات کی بحالی کی خواہش کا مثبت جواب دیں گے اور ساتھ ہی اس سال کے آخر میں طویل عرصے سے زیرالتواء ۱۹ویں سارک سربراہی اجلاس کے لیے پاکستان آئیں گے۔ یا اگلے سال کے آغاز پر پاکستان آسکتے ہیں۔ دونوں ممالک کے وزرائے اعظم اس سال اکتوبر میں روس میں ہونے والے شنگھائی تعاون تنظیم کے

> **وزیراعظم مودی کے گزشتہ دو ادوار کی خارجہ پالیسی پاکستان اور چین کے بارے میں سخت موقف لئے ہوئے ہے۔**

سربراہی اجلاس میں بھی ملاقات کرسکتے ہیں۔دریں اثنا، بی جے پی کی اندرونی حرکیات میں امیت شاہ جیسی بااثر شخصیات کو مودی کے بعد کے دور میں ان کے اپنے سیاسی کیریئر پر نظر رکھتے ہوئے فیصلہ سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔تاہم یہ اثر و رسوخ اتحادی شراکت داروں کے درمیان تنازعہ کا باعث بن سکتا ہے، خاص طور پر امیت شاہ کی بطور وزیر داخلہ دوبارہ تقرری کے حوالے سے۔مودی کے اتحادیوں نے پہلے ہی شاہ کے اس کردار کو جاری رکھنے کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا ہے کیونکہ ان کی اپوزیشن کو نشانہ بنانے والی پالیسیوں کی وجہ سے، جو ان کے خیال میں حالیہ انتخابات میں ووٹروں کے ساتھ اچھا نہیں رہا۔مزید برآں، چین مستقبل قریب کے لیے ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا مرکزی مرکز رہے گا۔خارجہ امور کے ماہرین کہتے ہیں کہ بھارت کی توجہ چین پر برقرار رہے گی، جسے اب وہ اپنی خارجہ پالیسی کے

سب سے بڑے چیلنج کے طور پر سمجھتا ہے، اور انڈو پیسیفک پر توجہ مرکوز کرنے والی شراکت داری کو فروغ دیا جائے گا۔علاقائی جغرافیائی سیاسی منظر نامے میں مسلسل تبدیلی کے باعث، بھارت کے پڑوسیوں میں چین کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ ایک پریشر بلڈ کر رہا ہے جو بھارت کو پاکستان کے ساتھ مزید مستحکم تعلقات کو آگے بڑھانے کی ترغیب دے سکتا ہے۔یہ تزویراتی تبدیلی ہندوستان کو مزید اہم خدشات پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل بنا سکتی ہے، خاص طور پر چین کے ساتھ اس کی شمالی سرحد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی۔پی ایم مودی کو اقتدار پر گرفت میں کمی کے ساتھ اندرونی

خارجہ امور کے ماہرین کہتے ہیں کہ بھارت کی توجہ چین پر برقرار رہے گی۔

طور پر پیچیدہ فرقہ وارانہ مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑے گا، یہ تبدیلی مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے لیے سیاسی جگہ کی اجازت دے گی۔ اگرچہ یہ پہلے کی سخت گیر پالیسیوں کو نرم کر سکتا ہے، لیکن خاطر خواہ تبدیلیاں غیر یقینی ہیں۔ اس صورت حال میں پاکستان کے بارے میں کمزور مؤقف بھارت پاکستان مذاکرات کی راہ ہموار کر سکتا ہے اور ممکنہ طور پر معمول پر لانے کی کوششیں بھی کر سکتا ہے، حالانکہ سرحد پار دہشت گردی کے الزامات اور کشمیر پر علاقائی تنازعہ جیسے دیرینہ مسائل اب بھی اہم چیلنجز کا باعث ہوں گے۔ ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر میں انتخابات، خاص طور پر بارہ مولہ کے حلقے کے نتائج جہاں انجینئر شیخ عبدالرشید نے جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے عمر عبداللہ اور جموں و کشمیر پیپلز کانفرنس کے سجاد غنی لون جیسی معروف شخصیات پر کامیابی حاصل کی ہے کے لیے سبق آموز ہونا چاہیے۔ لہٰذا، اس تاریخی تناظر کے پیش نظر جہاں پاکستان کے ساتھ تناؤ کو اکثر غیر مستحکم سیاسی ادوار کے دوران ملکی حمایت کو یکجا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے، خطے میں فوجی بحران کے امکان کو ہلکے سے مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام آباد کو اس مسئلے پر انتہائی احتیاط سے چلنا ہوگا، ایسا نہ ہو کہ اس کی کشمیر پالیسی مزید کمزور پڑ جائے۔ پاکستانی امریکی بزنس مین ساجد تارڑ نے بھارت اور جنوبی ایشیا میں استحکام کو یقینی بنانے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریف کرتے ہوئے مودی کی قیادت کو خطے کے مستقبل کے لیے اہم قرار دیا ہے۔ تارڑ نے مودی کی قیادت میں پاک بھارت تعلقات میں بہتری کی امید ظاہر کرتے

ہوئے سیاسی اور اقتصادی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے دونوں ممالک میں مضبوط قیادت کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔تارڑ کا کہنا تھا کہ مودی کی قیادت ہندوستان کے مستقبل کے استحکام کے لیے ضروری ہے،مودی کی تیسری مدت کے لیے اقتدار میں آنے کے بعد پاکستان میں لوگوں کو امید ہے کہ اس کے نتیجے میں بھارت کے ساتھ تعلقات میں بہتری آئے گی۔مودی نہ صرف ہندوستان کے لیے اچھے ہیں بلکہ وہ پاکستان کے لیے بھی اچھے ہیں۔ان کے خلاف یہ الزامات کہ وہ اسلام مخالف اور پاکستان مخالف ہیں سیاسی طور پر محرک ہیں،انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے اور دونوں جنوبی ایشیائی ممالک کے درمیان تجارت میں اضافہ ہوگا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ آج پاکستان کو سیاسی عدم استحکام کا سامنا ہے اور وہ معاشی بحران کا شکار ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ پاکستان بھارت کے خلاف چین کا پراکسی ہے،انہوں نے امید ظاہر کی کہ اسلام آباد اس سے ہٹ کر دہلی سے اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔انہوں نے کہا کہ بھارت کی طرح پاکستان کو بھی سیاسی عدم استحکام اور معاشی مسائل سے نمٹنے کے لیے مضبوط قیادت کی ضرورت ہے۔مودی ایک تجربہ کار سیاستدان اور لیڈر ہے جو مختلف بین الاقوامی فورمز جیسے برکس اور جی ۲۰ سے ڈیل کا حصہ ہے،مودی کی مسلسل قیادت ہندوستان کو زیادہ اقتصادی اور سیاسی استحکام کی طرف لے جانے میں مدد کرسکتی ہے،جس کے نتیجے میں علاقائی استحکام کے لئے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مسائل

> مودی کی تیسری مدت کے لیے اقتدار میں آنے کے بعد پاکستان میں لوگوں کو امید ہے کہ اس کے نتیجے میں بھارت کے ساتھ تعلقات میں بہتری آئے گی۔

کے حل کے لیے عملی نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سب سے اہم قدم تجارت کو بحال کرنا اور فروغ دینا ہے۔ تارڑ کا کہنا تھا کہ ہندوستان کی جمہوریت امریکہ سے بھی زیادہ مضبوط ثابت ہوئی ہے۔ سابق سفیر ملیحہ لودھی کا کہنا ہے کہ مودی سرکار پاکستان کے حوالے سے اپنا سخت گیر رویہ جاری رکھے گی، گزشتہ پانچ سالوں کی طرح اگلے پانچ سال بھی خاطر خواہ تبدیلی کا امکان موجود نہیں ہے۔ ان کی بات اس طرح بھی سچ ثابت ہوئی جب مودی کے حلف اٹھانے کے اگلے ہی روز مقبوضہ کشمیر میں ایک بس میں بیٹھے نو افراد دہشتگردی کا نشانہ بن گئے، اس کے بعد مقبوضہ کشمیر کے مختلف حصوں میں واقعات کے نتیجے میں تین افراد ہلاک اور سات سکیورٹی اہلکار زخمی ہو گئے تھے، بھارتی سکیورٹی ایجنسیز نے مذکورہ واقعات کا ملبہ پاکستان پر ڈال دیا، پاکستان دفتر خارجہ ترجمان ممتاز زہرا بلوچ نے الزامات کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ بھارت سرکار نے الزامات عائد کرنا عادت بنالی ہے۔ دوسری جانب سابق وزیراعظم نواز شریف نے نریندر مودی کو تیسری مرتبہ وزیراعظم بننے پر ٹویٹر پیغام میں مبارکباد دی اور کہا کہ آئیں نفرت کو امید میں بدلیں اور دو بلین عوام کی تقدیر بدلنے کے لئے امید پیدا کریں، جوابی ٹویٹ میں مودی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے لوگ ہمیشہ امن، سلامتی اور ترقی پسند خیالات کے لیے کھڑے رہے ہیں، اپنے لوگوں کی بھلائی اور سلامتی کو آگے بڑھانا ہماری ترجیح رہے گا۔ امور خارجہ کے ماہر و تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان بھارت بہتر دوطرفہ تعلقات دونوں طرف کے تاجروں اور کسانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں جو تعطل کی وجہ سے کاروباری مواقع کھو چکے ہیں، تاہم کوئی بھی ملک تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے پہل نہیں کرسکتا، کیونکہ دونوں کے پاس دوبارہ مشغولیت کی شرائط ہوں گی۔ ہندوستان پاکستان سے دہشت گرد گروپوں کی حمایت بند کرنے کے عزم کا مطالبہ کرتا ہے، جبکہ پاکستان ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کرنے کے ہندوستان کے ۲۰۱۹ کے فیصلے (آرٹیکل ۳۷۰ ق) کی بحالی کا خواہاں ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر منور حسین کا کہنا ہے کہ دونوں فریقوں کو تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے مزید کچھ کرنے کی ضرورت ہے مگر بھارت کو زیادہ ذمہ داری کا احساس کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا اگرچہ یہ مشترکہ ذمے داری ہے مگر ہندوستان جو اپنے آپ کو ایک عالمی کھلاڑی اور علاقائی بالادستی کے طور پر دیکھنا اور منوانا چاہتا ہے، کو پہلا قدم لینا ہوگا تاکہ وہ اپنے عزائم کو طاقت کا توازن کھوئے بغیر پورا کر سکے۔

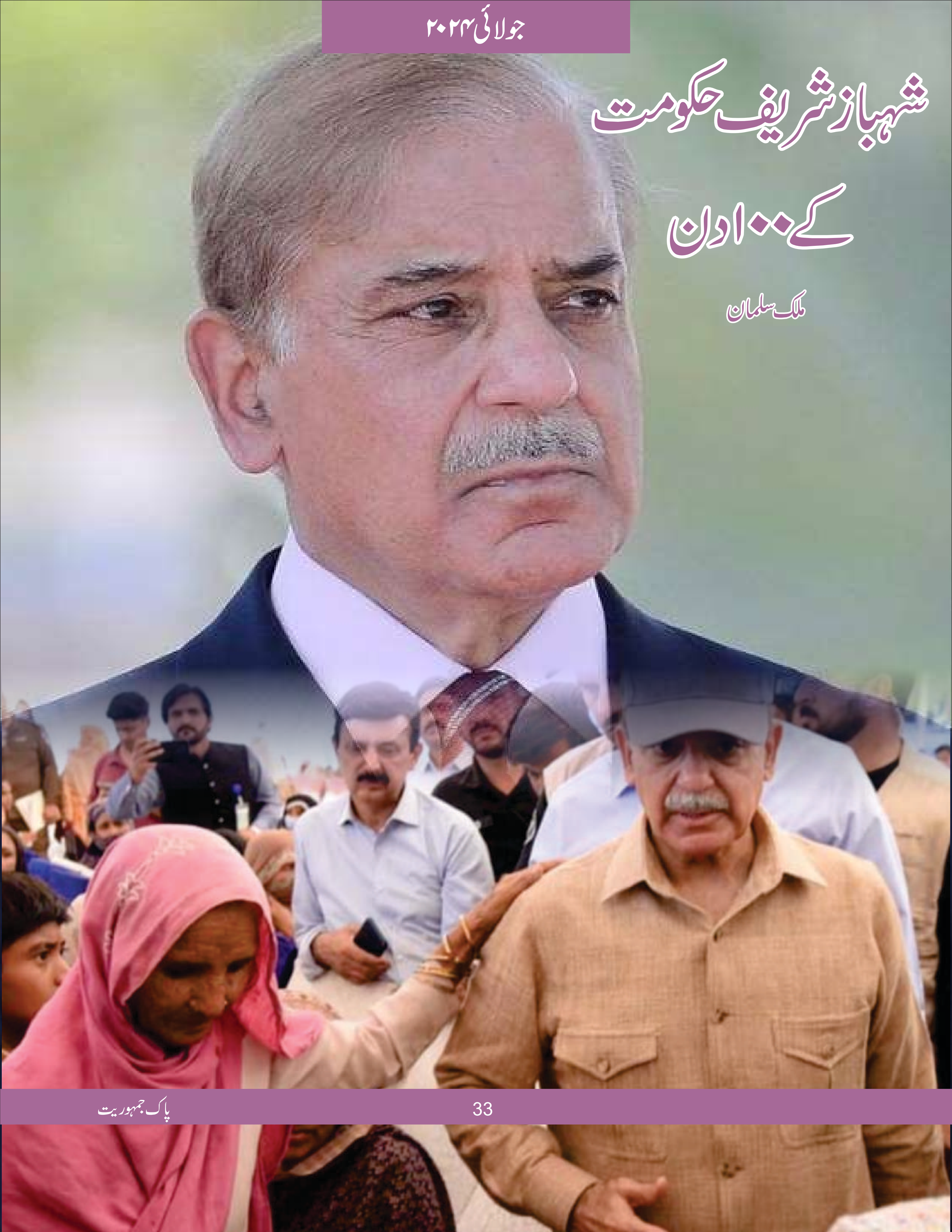

شہباز شریف حکومت کے ۱۰۰ دن

ملک سلمان

طویل انتظار کے بعد الیکشن ہوئے تو نگرانوں کی نا تجربہ کاری سے پاکستان پھر سے تباہی کے دہانے پر کھڑا تھا۔ بدترین حالات میں کوئی بھی سیاسی جماعت اور شخصیت وفاق میں آنے کو تیار نہیں تھی جبکہ صوبائی حکومت کیلئے سارے ہی جوش وخروش دکھا رہے تھے۔ وفاقی حکومت سنبھالنے کا مشکل مرحلہ درپیش ہوا تو کوئی بھی ان حالات میں وزارتِ عظمیٰ کا امیدوار نہیں بن رہا تھا۔ جب سب نے ہاتھ کھڑے کر دیے تو ہمیشہ کی طرح حب الوطنی کے جذبے سے سرشار شہباز شریف نے پاکستان کو ان مشکلات سے نکالنے کا بیڑا اٹھایا۔ مسلسل دوسری بار وزیراعظم منتخب ہونے کا ریکارڈ قائم کرنے والے شہباز شریف وزارتِ عظمیٰ کا حلف اٹھانے کے فوری بعد مشکلات کا شکار پاکستان کے استحکام، تعمیر وترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں لگ گئے۔ میٹنگز پر میٹنگز اور ہنگامی دورے!

پاکستان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور اقوامِ عالم میں باعزت مقام دلوانے کے مشن امپاسیبل کو پاسیبل کرتے ہوئے شہباز شریف دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔

تمام تجزیہ کاروں کا یہی ماننا تھا کہ وفاقی حکومت کو مشکل فیصلے کرنے پڑیں گے اور جو بھی حکومت یہ کام کرے گی وہ سیاسی طور پر ڈوب جائے گا۔ تحریک انصاف نے عالمی سطح پر الیکشن کو متنازع کرنے اور عالمی برادری کو شہباز حکومت کی حمایت سے روکنے کیلئے لابی فرم ہائیر کر رکھی تھی، پی ٹی آئی کی تمام تر کوششوں کے باوجود پوری دنیا نے نا صرف شہباز حکومت کو ویلکم کیا بلکہ ساتھ چلنے اور اقتصادی تعاون کے لیے بھی ہاتھ بڑھایا۔ چین، سعودی عرب، ایران، امریکہ، روس، بھارت، ترکیہ، متحدہ عرب امارات، بنگلہ دیش، ملائشیاء، قطر، مالدیپ، نیپال، بحرین، سری لنکا، فلسطین، کرغستان، ترکمانستان، قازقستان، ازبکستان، آئزربائیجان، تاجکستان اور کینیا سمیت دنیا بھر سے درجنوں سربراہان مملکت اور عالمی تنظیموں کی طرف سے شہباز حکومت کے ساتھ شراکت داری، اقتصادی اصلاحات، تجارت، سرمایہ کاری اور ثقافتی تعلقات کے فروغ کیلئے پیشکش اور روابطے عالمی برادری کے بھرپور اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پاکستان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور اقوامِ عالم میں باعزت مقام دلوانے کے مشن امپاسیبل کو پاسیبل کرتے ہوئے شہباز شریف دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔ ناممکن کو ممکن کر دکھانا شہباز شریف کی ہی خاصیت ہے۔ شہباز شریف پر عالمی برادری کے اعتبار کے فوری اثرات نظر آنا شروع ہو چکے ہیں۔ سفارتی سطح پر تنہائی کا شکار پاکستان شہباز شریف کی ۱۰۰ دن کی وزارتِ عظمیٰ عالمی سطح پر انتہائی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کے خصوصی اجلاس میں شہباز شریف توجہ کا مرکز بنے رہے۔ سعودی سرمایہ کاری وفد کی پاکستان آمد، وزیراعظم شہباز شریف کی سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان سے ون آن ون دو ملاقاتوں کا ثمر ہے۔ وزیراعظم شہباز کی دعوت پر بل گیٹس کی پاکستان آمد وطن عزیز میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے انقلاب کا نقطہ آغاز ہے۔ ورلڈ بینک، اسلامی ترقیاتی بینک اور قطر انوسٹمنٹ اتھارٹی کے تحت سرمایہ کاری اور نئے پراجیکٹس کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔ تمام اہم ممالک کے سربراہان شہباز حکومت کے ساتھ کام کرنے کی خواہش کا اظہار کر رہے

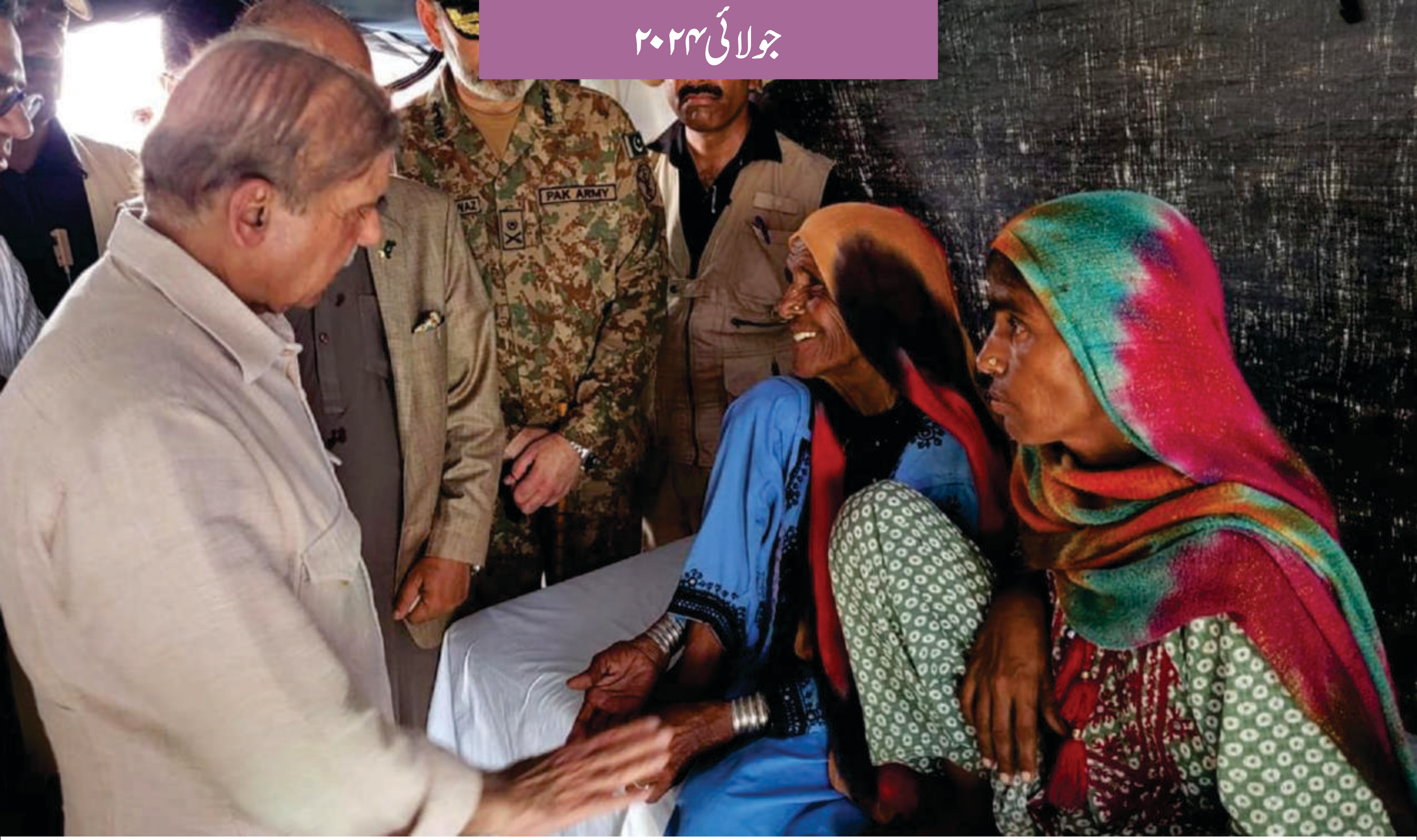

ہیں جبکہ روزانہ کی بنیاد پر مختلف ممالک کے سربراہان، وزراء خارجہ اور بیرونی وفود کی وزیر اعظم شہباز شریف سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔

۱۰۰ دن پہلے کوئی بھی وفاقی حکومت سنبھالنے کو تیار نہیں تھا۔ ہر کسی کو لگ رہا تھا کہ سب ڈوب جائے گا۔ دن رات اور انتھک محنت سے شہباز شریف نے سیاسی پنڈتوں کی پشین گوئیوں اور صحافتی تجزیہ کاروں کے سب دعوے غلط ثابت کر دیے۔ پاکستان معاشی مشکلات سے نکل کر ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو رہا ہے، پاکستان کی تاریخ کا پہلا موقع ہے کہ بجٹ کے بعد سٹاک مارکیٹ میں مسلسل تیزی ہو رہی ہے، انڈیکس تاریخ کی بلند ترین سطح ۸۰ ہزار سے کراس کر چکا ہے۔ مہنگائی کی شرح ۳۹ فیصد سے ۱۲ فیصد کی کم ترین سطح پر آنا معاشی بہتری کے آثار ہیں۔ ایشین ڈویلپمنٹ بینک، اسٹیٹ بینک اور شماریات بیورو نے بھی اپنی رپورٹس میں پاکستان کی معاشی کارکردگی کو مثبت سمت کی جانب گامزن قرار دیا ہے۔

بجٹ کے بعد سٹاک مارکیٹ میں مسلسل تیزی ہو رہی ہے، انڈیکس تاریخ کی بلند ترین سطح ۸۰ ہزار سے کراس کر چکا ہے۔

پاکستان بھر میں موجود یوٹیلیٹی اسٹورز کے ذریعے ۱۲ ارب روپے کا رمضان ریلیف پیکیج۔ اِس کے علاوہ جب پورے پاکستان میں کوئی بھی صوبائی حکومت کسانوں سے گندم کی خریداری نہیں کر رہی تھی ایسے میں وزیر اعظم شہباز شریف کسانوں کی دادرسی کیلئے پہلے ۱۴ لاکھ میٹرک ٹن بعد ازاں خریداری کا ہدف ۱۸ لاکھ میٹرک ٹن بڑھا کر کسانوں کے بازو بن گئے۔ دور جدید کی ضروریات کی پیش نظر، ۶ ہزار فری لانسرز کی ورک سپیس، ایک لاکھ سکوائر فٹ پر محیط پاکستان کا

سب سے بڑا آئی ٹی پارک ریسرچ سینٹرز، سافٹ ویئر ہاوسز، ایکسپو سنٹر، کانفرنس ہالز، میٹنگ رومز اور آئی ٹی لائبریری پر مشتمل آئی ٹی پارک بنایا جا رہا ہے۔ پاکستانی ''آئی کیوب قمر'' سیٹلائٹ خلاء میں اپنی اہمیت منواتے ہوئے چاند کے مدار میں قدم رکھ چکا ہے۔ پاکستان ۱۸۵ میں سے ریکارڈ ۱۸۲ ووٹ لیکر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن بن چکا ہے۔

> ۱۰۰ دن پہلے کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ شہباز حکومت سو دن میں پٹرول سستا کر دے گی۔

وزیر اعظم پاکستان کے دورہ چین کے موقع پر وزیر اعظم لی چیانگ اور صدر شی جن پنگ سمیت تمام حکومتی اور انتظامی مشینری کی طرف سے وزیر اعظم شہباز شریف کا جس والہانہ انداز سے استقبال کیا گیا، اس کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی۔ غیر معمولی ویلکم اور سی پیک فیز ۲ کے فوری آغاز کے اعلان نے سب کو حیران کر دیا۔ سی پیک فیز ۲ میں ۳۵ ارب ڈالرز کے ۲۰ کے قریب میگا پراجیکٹس شامل کیے گئے ہیں۔ ایم ایل ون کی اپ گریڈیشن، گوادر انٹرنیشنل ایئر پورٹ، گوادر پورٹ اور قراقرم ہائی وے، خنجراب پاس، زراعت، سیاحت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور کارپوریٹ فارمنگ سمیت بڑے منصوبے شامل ہیں اور یہ ایسے منصوبے ہیں جن کا معاشی بحالی میں اہم کردار ہے۔

شہباز شریف کے کامیاب دورہ سعودی عرب وچین کے بعد سعودی ولی عہد محمد بن سلمان، چینی قیادت، ترکی، قطر اور کویت سمیت اہم ممالک کے سربراہان جلد پاکستان کے دورے پر آ رہے ہیں اور یقینی طور پر بڑی انویسٹمنٹ کی خوشخبری بھی سنائیں گے۔ سعودی عرب سے پانچ ارب ڈالر اور بعد ازاں متحدہ عرب امارات کے دس بلین ڈالر کی سرمایہ کاری اور سی پیک فیز ۲ کا اعلان معاشی استحکام کیلئے اہم سنگ میل ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری سے روزگار اور کاروبار میں اضافہ ہوگا۔

۱۰۰ دن پہلے کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ شہباز حکومت سو دن میں پٹرول سستا کر دے گی۔ مہنگائی کی شرح کم کر دے گی سب سے بڑھ کر اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری کے لیے اتنا کام ہو جائے گا۔ کھانے پینے کی اشیاء سمیت بنیادی ضرورت کی تمام چیزوں کی قیمتوں میں ناقابل یقین حد کمی، ۲۲ فیصد شرح سود ۲۰ فیصد پر آ گئی، کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کم ہو گیا۔ زرمبادلہ ذخائر ۱۴ ارب ہو گئے، برآمدات میں اضافہ، ۵ ارب ڈالر سے زائد بیرون ملک سے آنے والی ترسیلات زر معاشی کامیابیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے محض ۱۰۰ دن کے قلیل وقت میں ملکی معیشت کی بحالی کے لیے دوست ممالک کے مسلسل دورے کر کے اربوں ڈالرز کی سرمایہ کاری کی یقین دہانیاں حاصل کی ہیں۔ ایف بی آر کی ڈیجیٹلائزیشن کی جا رہی ہے۔ دہائیوں سے سفید ہاتھی بنے ماہانہ اربوں روپے کے خسارے کا باعث بننے والے اداروں کی نجکاری کا فیصلہ انتہائی خوش آئند ہے۔

کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ان حالات ومشکلات میں شہباز شریف خدمت اور تعمیر وترقی کے وہ باب رقم کر جائیں گے جن کا

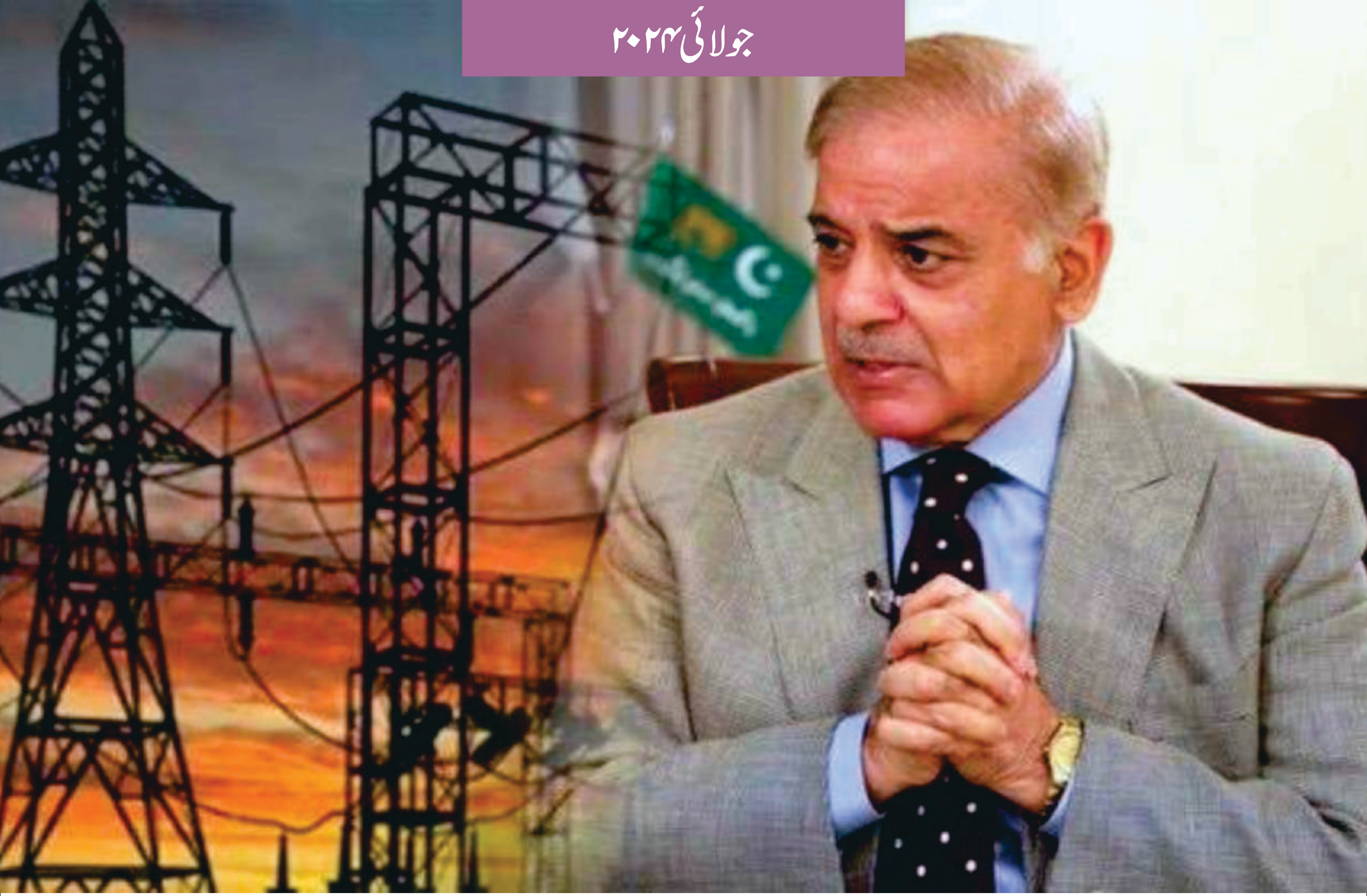

تقابل دور دور تک نہیں مل سکے گا۔ نا امیدی سے امید اور اندھیروں سے روشنی کے ۱۰۰ دن۔ بجلی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے نئے ڈیمز بن رہے ہیں اور بجلی کے کارخانے لگائے جا رہے ہیں، ملک میں زرعی انقلاب لانے کے لئے کئی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ حکومت نے پہلے دن سے ہی سیاحت کے فروغ کا بیڑہ اٹھایا ہے اور ہزاروں نئے سیاحتی مقامات متعارف کروانے کیلئے دن رات کوشاں ہیں۔ ازبکستان-افغانستان-پاکستان ریلوے منصوبہ سمیت دوطرفہ تجارت اور بندرگاہوں تک رسائی کیلئے حتمی لائحہ عمل تشکیل ہو رہا ہے۔ مفلوک الحال اور لاوارث سمجھے جانے والے کسانوں کے لیے کسان کارڈ کا دائرہ کار ملک بھر میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کارڈ کی مدد سے ان کو کھاد، ٹیوب ویل سمیت دیگر چیزوں پر سبسڈی ملے گی۔ کاروبار اور گھر بنانے کے لیے آسان قرض سکیم سے غریب افراد کو خودداری کے ساتھ کاروباری مواقع میسر آئے ہیں جبکہ بے گھر افراد کو باعزت طریقے سے چھت ملے گی۔

شہباز شریف نے اگلے پانچ سال کا معاشی پلان قوم کے سامنے رکھتے ہوئے قوم کو یقین دلایا ہے کہ ایسی معاشی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے کہ آئی ایم ایف سے لیا گیا حالیہ قرضہ پاکستان کی تاریخ کا آئی ایم ایف کا آخری قرضہ ہوگا۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے جدید تقاضوں کے عین مطابق تین لاکھ پاکستانیوں کو چین سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ٹریننگ دلوانے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کو پورے پاکستان میں پھیلانے کا وعدہ بھی گیا۔

وزیراعظم شہباز شریف نے پریکٹیکلی کشکول توڑ دیا ہے اور برابری کی سطح پر تجارتی تعلقات کا آغاز کررہے ہیں۔ اگر شہباز شریف کی طرح ماضی کے حکمران بھی قرضے مانگنے کی بجائے دوست ممالک کے ساتھ تجارتی اور اقتصادی تعلقات کو فروغ دینے پر توجہ دیتے تو آج ملک اس حال میں نہ ہوتا۔ پاکستان کی موجودہ سیاسی لاٹ میں شہباز شریف واحد سیاسی رہنما ہیں جو نوجوانوں کی امنگوں کے ترجمان ہیں۔ پاکستان کے نوجوانوں کا سنہری مستقبل شہباز شریف کے ساتھ وابستہ ہے اس لیے پاکستان کا ہر جوان شہباز حکومت کی کامیابی کا خواہاں نظر آتا ہے۔ پورے پاکستان کو اس بات پر کامل یقین ہے کہ مشکل ترین حالات میں پاکستان کو بچانے والا شہباز شریف ہی پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کا نیا دور لے کر آئے گا۔

ڈینگی وائرس اور پاکستان میں اس کی روک تھام طریقے اور حل

ڈاکٹر حنا اعوان
مصنفہ ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں قومی اور بین الاقوامی تحقیقی مقالوں میں لکھ چکی ہیں

ڈینگی وائرس، ایک خطرناک وائرس ہے جو پاکستان سمیت دنیا بھر میں انسانی صحت کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ہر سال مون سون کے موسم میں اس کے کیسز میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ پاکستان میں اس وائرس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے ہیں لیکن ابھی بھی اس کی روک تھام کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔

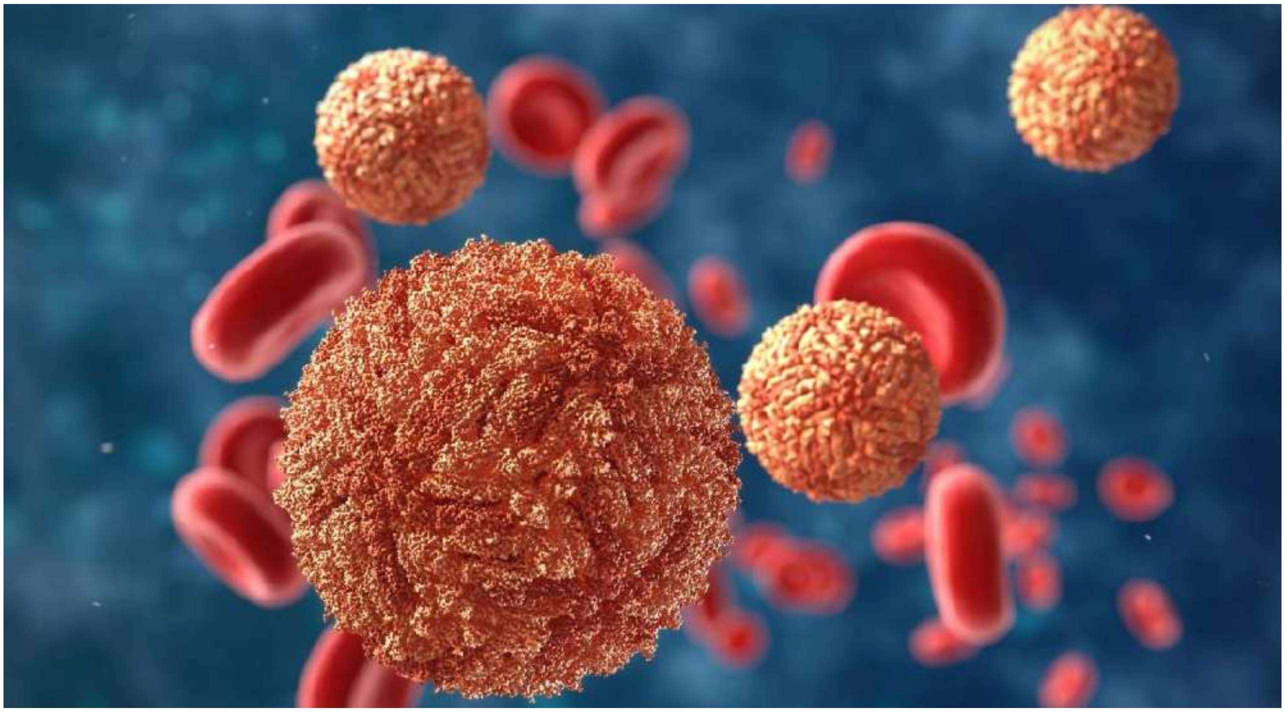

ڈینگی وائرس کیا ہے؟

ڈینگی وائرس خاص طور پر مون سون کے موسم میں زیادہ پھیلتا ہے، جو پاکستان میں عام طور پر جون سے ستمبر تک جاری رہتا ہے۔ اس موسم میں بارش کی وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے، جو ایڈیس ایجپٹی اور ایڈیس البوپیکٹس مچھر کی افزائش کے لیے موزوں ہوتا ہے۔

ڈینگی وائرس ایک وائرل بیماری ہے جو ایڈیس ایجپٹی اور ایڈیس البوپیکٹس مچھر کے ذریعے پھیلتی ہے۔ یہ مچھر دن کے وقت زیادہ فعال ہوتے ہیں، خصوصاً صبح اور شام کے وقت۔ ڈینگی وائرس کی چار مختلف اقسام ہیں، جنہیں ڈی ای این وی ۱، ڈی ای این وی ۲، ڈی ای این وی ۳، اور ڈی ای این وی ۴ کہا جاتا ہے۔ جب کسی شخص کو ایک قسم کے ڈینگی وائرس کا انفیکشن ہوتا ہے تو اسے اس قسم

ڈینگی وائرس ایک وائرل بیماری ہے جو ایڈیس ایجپٹی اور ایڈیس البوپیکٹس مچھر کے ذریعے پھیلتی ہے۔

کے خلاف مدافعت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن دوسری اقسام کے خلاف مدافعت نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک شخص کو زندگی میں ایک سے زیادہ بار ڈینگی کا انفیکشن ہو سکتا ہے اور ایک شخص کو مختلف اقسام کی ویکسینیشن کی ضرورت ہو سکتی ہے تاکہ وہ مکمل طور پر محفوظ رہ سکے۔

ڈینگی کی علامات

ڈینگی وائرس کی علامات عام طور پر انفیکشن کے ۴ سے ۱۰ دن بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کی اہم علامات میں شامل ہیں:

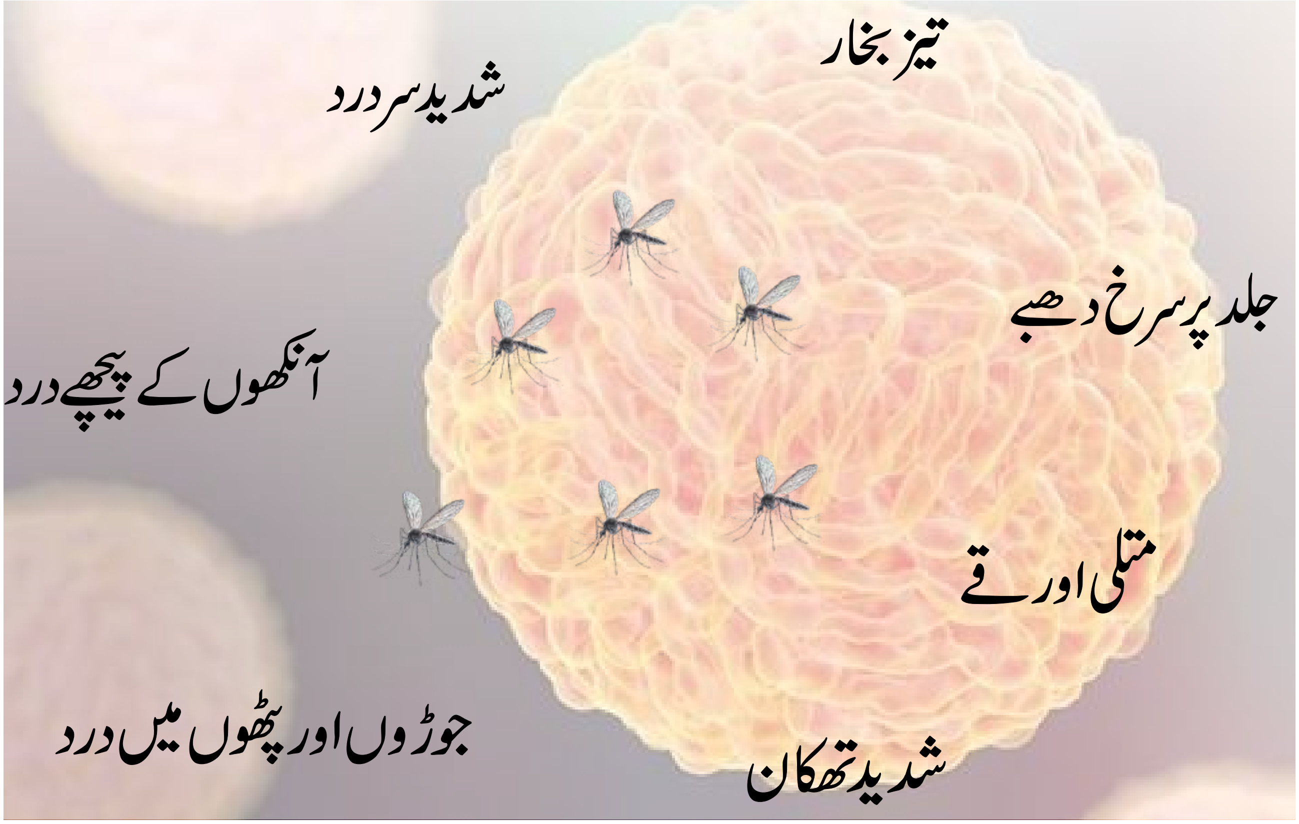

پاکستان میں ڈینگی کی صورتحال

پاکستان میں ڈینگی وائرس کا پھیلاؤ صحت کا ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ ہر سال ہزاروں افراد اس وائرس سے متاثر ہوتے ہیں اور بہت سے کیسز مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ شہروں میں گندے پانی کا جمع ہونا، صفائی کی ناقص حالت اور مچھر کش ادویات کی کمی کی وجہ سے ڈینگی وائرس کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ڈینگی وائرس کی روک تھام کے لیے مختلف اقدامات کیے جا سکتے ہیں جو کہ حکومتی سطح اور عوامی سطح دونوں پر کیے جا سکتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم اقدامات درج ہیں:

مچھر کے افزائش کے مقامات کی صفائی

ا۔گھروں اور آس پاس کے علاقوں میں پانی جمع ہونے سے روکیں پرانے ٹائر، بوتلیں، اور دوسرے کنٹینرز جن میں پانی جمع ہوسکتا ہے، انہیں ٹھکانے لگائیں۔ پانی کی ٹینکیاں اور ذخیرہ کرنے والے برتن ڈھانپ کر رکھیں تاکہ مچھر ان میں انڈے نہ دے سکیں۔

۲۔مچھر کش ادویات کا استعمال

گھروں اور دفاتر میں مچھر کش اسپرے کا استعمال کریں۔ کھڑکیوں اور دروازوں پر جالیاں لگائیں تاکہ مچھر اندر نہ آسکیں۔

۳۔جسم کو ڈھانپ کر رکھیں

ڈینگی کے موسم میں پوری آستین والے کپڑے پہنیں۔ مچھر سے بچاؤ کی کریم اور لوشن استعمال کریں۔

۴۔حکومتی اقدامات

حکومت کو مچھر کش ادویات کی فراہمی یقینی بنانی چاہیے۔

عوامی آگاہی مہمات چلانی چاہئیں تاکہ لوگ ڈینگی کے بارے میں جان سکیں اور اس کی روک تھام کے اقدامات کر سکیں۔صحت کے ادارے

ڈینگی کے مریضوں کی بروقت تشخیص اور علاج کے لیے تیار رہیں۔

۵۔عوامی شعور کی بیداری

ڈینگی وائرس کے بارے میں عوامی شعور کی بیداری انتہائی ضروری ہے۔عوام کو یہ سمجھانا چاہیے کہ وہ کیسے اپنے گھروں اور علاقوں کو مچھر سے پاک رکھ سکتے ہیں۔سکولوں، کالجوں، اور مختلف کمیونٹی سینٹرز میں ڈینگی کے بارے میں آگاہی پروگرامز کا انعقاد کیا جانا چاہیے۔جیسا کہ ڈینگی وائرس کا کوئی مخصوص علاج نہیں ہے لیکن اس کی علامات کا علاج ممکن ہے۔مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنا چاہیے، پانی اور دیگر مائع زیادہ پینا چاہیے، اور درد کم کرنے والی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق ہوں۔

ڈینگی وائرس ایک خطرناک بیماری ہے جو ہر سال ہزاروں افراد کو متاثر کرتی ہے۔اس کی روک تھام کے لیے عوامی سطح پر شعور بیدار کرنا، حکومتی سطح پر مؤثر اقدامات کرنا اور مچھر کے افزائش کے مقامات کو ختم کرنا بہت ضروری ہے۔اگر ہم سب مل کر اس وائرس کے خلاف اقدامات کریں تو اس کا پھیلاؤ کم کیا جا سکتا ہے اور لوگوں کی زندگیاں بچائی جا سکتی ہیں۔عوام کو چاہیے کہ وہ اپنی اور اپنے پیاروں کی صحت کی حفاظت کے لیے ڈینگی وائرس کے خلاف ہر ممکن احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

عالمی یومِ آبادی پر پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کا ایک جائزہ

یمنہ رحمان مجتبیٰ

مصنفہ سی ایس ایس آفیسر ہیں۔ وہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور سے میڈیکل لیبارٹری اور ٹیکنالوجی میں گولڈ میڈلسٹ ہیں۔

حالیہ اکنومک سروے (۲۰۲۴-۲۰۲۳) کے مطابق ۱۵ سے ۲۴ سال کی عمر کے نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح ۱۱.۱ فی صد ہے۔

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی ایک ٹائم بم کی طرح ہے، جس کی بروقت منصوبہ بندی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ گیارہ جولائی کو ہر سال دنیا بھر میں عالمی یومِ آبادی منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کا ایک کل جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ ۲۰۲۳ کی مردم شماری کے مطابق آبادی کا تخمینہ تقریباً ۲۴۰ ملین ہے اور اب پاکستان دنیا کے پانچ بڑی آبادی والے ممالک کی فہرست میں شمار ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کی بڑھتی آبادی مختلف اور سنگین مسائل کو جنم دے رہی ہے۔ آبادی کے اضافے کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی آبادی کی ایک کثیر تعداد، جو کہ تقریباً کل آبادی کا ۶۴ فی صد حصہ ہے، ۳۰ سال سے کم عمر ہے۔ اقوامِ متحدہ ترقیاتی پروگرام کی ایک رپورٹ اس بات پر خصوصاً روشنی ڈالتی ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے دو پہلو ہیں۔ پہلا یہ کہ یہ ایک اثاثہ ہے اور دوسرا یہ کہ یہ ہمارے ملک پر بوجھ ہے۔ موجودہ حالات کے پیشِ نظر میں بڑھتی ہوئی آبادی ملک پر ایک بوجھ کی مانند ہے۔

حالیہ اکنومک سروے (۲۰۲۴-۲۰۲۳) کے مطابق ۱۵ سے ۲۴ سال کی عمر کے نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح ۱۱.۱ فی صد ہے۔ جبکہ ۲۵ سے ۳۴ سال کے درمیان نوجوانوں میں یہ شرح ۷.۳ فیصد ہے۔

پاکستان کی آبادی کی اس تشویشناک صورتحال کو سمجھنے کیلئے اِس کے ساتھ منسلک کچھ عوامل کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ پچھلی چند دہائیوں میں آبادی کے اِس غیر معمولی اضافے کی بنیادی وجوہات میں سب سے اہم وجہ، شرح پیدائش کا زیادہ ہونا ہے اور اس کے برعکس شرح تعلیم کی

کمی ہے۔ پاکستان میں فی ہزار افراد پر شرح پیدائش ۲۶.۰۴۲ ہے جبکہ فی عورت یہ شرح ۱۸۹۷.۳ بچوں کی ہے۔ وفاقی وزارتِ برائے تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی ۶۲.۳ فی صد ہے جس کے مطابق ملک کے تقریباً ۶۰ ملین افراد ان پڑھ ہیں۔ اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل غلط نہیں ہے کہ تعلیم اور خاندانی منصوبہ بندی کی اہمیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

> پاکستان میں صرف دو چیزیں ترقی کر رہی ہیں ایک ''آبادی'' ہے اور دوسری ''بدعنوانی''۔

تصویر کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ پاکستان دنیا کے اُس خطے پر محیط ہے جہاں کی ثقافتی رنگ میں بڑے خاندانوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مزید برآں مذہب بھی ایک ایسا محرک ہے جس نے آبادی کی بڑھتی شرح کو متاثر کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی آبادی میں اضافے کی ایک وجہ ہمسائے ملک افغانستان سے نقل مکانی کر کے آنے والے مہاجرین بھی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق پاکستان میں تقریباً ۳.۷ ملین افغان مہاجرین مقیم ہیں جبکہ پاکستان کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق یہ تعداد ۴.۴ ملین تک ہے۔ تاہم یہ دستاویزی اعداد و شمار ہیں جبکہ ہمارے ملک میں بہت سارے مہاجرین غیر رجسٹرڈ بھی ہیں۔

حاضرہ حالات میں بڑھتی ہوئی آبادی چیخ چیخ کر اپنے منفی اثرات نمایاں کر رہی ہے۔ طارق فاطمی، جو کہ پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم کے خصوصی معاون خارجہ بھی ہیں۔

اپنی کتاب "The Future of Pakistan" میں لکھتے ہیں کہ پاکستان میں صرف دو چیزیں ترقی کر رہی ہیں ایک ''آبادی'' ہے اور دوسری ''بدعنوانی''۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے ہمارے ملک میں جرائم کی شرح میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ سٹریٹ کرائم اس کی سب سے واضح مثال ہے۔ ان بڑھتے جرائم کا سیدھا تعلق نوجوانوں میں موجودہ بے روزگاری ہے۔ حالیہ اکنومک سروے کے مطابق پاکستان میں بے زورگاری کی شرح ۶.۳ فی صد ہے اور کل آبادی میں سے تقریباً ۵۱.۴ فی صد نوجوان افراد بے روزگار ہیں۔ ملک میں موجودہ نوکریوں کی تعداد آبادی کے حساب سے تناسب میں نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں جرائم کی شرح میں بے قابو اضافہ ہو رہا ہے۔

مزید برآں، آبادی کے اضافے کی وجہ سے جہاں بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے وہیں غربت میں بھی اضافہ واضح ہے۔ عالمی بنک کے مطابق موجودہ حالات میں پاکستان میں غربت کی شرح ۴۰ فی صد ہے۔ اس غربت کے وسیع دائرے کی ایک وجہ معاشی وسائل کی کمی بھی ہے۔ آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے وسائل کی طلب میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جبکہ یہی معاشی وسائل روز بروز کم اور تقریباً ختم ہونے کے برابر ہیں۔ اسی معاشی تنگی کو افراط زر یا پھر عام زبان میں مہنگائی کہتے ہیں۔

اسی کے چلتے، معاشی مسائل کے ساتھ ساتھ، سماجی مسائل میں بھی دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آبادی کا یہ بم پاکستان کے سماج کو اُڑانے کیلئے کافی ہے۔ جہاں تعلیم کا مسئلہ اپنی نوعیت میں خاص ہے وہیں بڑھتی ہوئی آبادی صحت کے شعبے پر بھی بوجھ ثابت ہورہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ایک ہزار افراد کیلئے صرف ۲.۲ ڈاکٹرز موجود ہیں اور اسی طرح ایک ہزار مریضوں کیلئے صرف ۵.۱ بیڈز دستیاب ہیں۔ اعداد و شمار کی یہ سنگین صورتحال بڑھتی آبادی کی پیداوار ہے۔

> پاکستان کے بڑے شہر فضائی آلودگی کا شکار ہیں بلکہ اس وجہ سے یہی شہر ”least liveable“ یا سب سے کم رہائش کے قابل شہروں کی فہرست میں ٹاپ پر ہیں۔

اگر آبادی کے اضافے کے مسائل کی بات کی جائے تو ماحولیاتی آلودگی اور پانی کی قلت زبان زد عام ہے۔ فضائی آلودگی کی سب سے اہم وجہ سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں اور موٹر سائیکل کی تعداد میں اضافہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے نہ صرف پاکستان کے بڑے شہر فضائی آلودگی کا شکار ہیں بلکہ اس وجہ سے یہی شہر ”least liveable“ یا سب سے کم رہائش کے قابل شہروں کی فہرست میں ٹاپ پر ہیں۔ مزید برآں، فضائی آلودگی کے ساتھ زمینی اور آبی آلودگی میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ آبی آلودگی اور ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے پانی سطح زمین سے کافی نیچے جاچکا ہے جس کی وجہ سے ہمارا ملک پانی کی قلت کا شکار ہے اگر فی کس پانی کی دستیابی کی بات کی جائے تو ایک اندازے کے مطابق پانی کے شدید بحران کی وجہ سے فی کس دستیابی ۱۰۰۰ مکعب میٹر سے بھی کم ہے۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ آبادی کے دباؤ نے غیر منظم اور بے ہنگم شہر کاری یا ”Urbanization“ جیسے مسائل کو بھی پروان

چڑھایا ہے۔

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کے لیے بروقت منصوبہ بندی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اوپر دیئے گئے اعداوشمار اور بحث سے حقیقتاً ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی اس ملک کی معاشی، ماحولیاتی اور سماجی ترقی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔ آبادی کے عالمی دن پر، پاکستان کو اس سنگین مسئلے سے نکلنے کیلئے عملی اقدامات لینے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے آگاہی مہم کے ذریعے پاکستان کے ہر گلی اور کوچے میں خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام شروع کرنے اور اُس کیلئے مکمل اور دیرپا سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، ہمارے پاکستان کو اپنے ہمسایہ ملک چین سے بھی سبق لینے کی ضرورت ہے۔ اگر پاکستان نے موجودہ شرح نمود کی روک تھام کیلئے کوئی خاص اقدامات نہیں کیئے تو اقوامِ متحدہ کے مطابق پاکستان کی آبادی ۲۰۵۰ تک ۴۰۳ ملین تک پہنچنے کا امکان ہے۔ عملی اقدامات کیلئے ضروری ہے کہ حکومت، عوام، دیگر نیم سرکاری اور غیر سرکاری ادارے مل کر کام کریں۔ عالمی یوم آبادی کے موقع پر ہمیں اس سنگین اور پیچیدہ مسئلے پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے یہ ملک، پاکستان، ایک خوشحال اور مستحکم ملک بن سکے۔ یہ سب تب ہی ممکن ہے جب سیاسی عہدے داران اور عوام میں مضبوط اور منظّم عزم ہوگا۔

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیگ)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیگ)	اُردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصوری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیگ)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سنہری اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیگ)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اور ان کا دور (از عزیز بیگ)	انگریزی	250/-	$-10
10	مادرملت سرمایہ ملت	اُردو	250/-	$-10
11	مادرملت تصوری البم	اُردو	250/-	$-10
12	پاکستان ہینڈی کرافٹس	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (چھ جلدیں)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (پیپر بیگ) (چھ جلدیں)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان دستکاریاں	انگریزی	250/-	
16	پاکستان، بنیادی حقائق	انگریزی	50/-	$-02
17	اُبھرتا پاکستان ایک طاہرانہ نظر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان۔فرام ماؤنٹینز ٹو سی (محمد امین۔ڈنکن ویلٹس۔گراہم بینکاک)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان چینی مصوروں کی نظر میں (ین پنگ اینڈ ثوہوا)	انگریزی۔عربی۔فرانسیسی۔چینی	500/-	$-20
20	انڈس فیسز اینڈ ہولڈز	انگریزی	2500/-	$-125
21	چھ شہروں کے کتابچے	انگریزی	60/-	
22	دلفریب جھیلیں	انگریزی	200/-	$-12
23	ٹرک آرٹ	انگریزی	200/-	$-08
24	گندھارا آرٹ اِن پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم آرٹ اینڈ ہیریٹج آف پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اُردو	15/-	$-01
27	وحدت افکار (علاقائی شاعری سے انتخاب)	اُردو	100/-	$-04
28	رحمت کا فرشتہ (عبدالستار ایدھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ماہِ نو غالب (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
30	ماہِ نو اقبال (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	350/-	$-17
31	ماہِ نو قائداعظم (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
32	ماہِ نو بیادِ فیض (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
33	ماہِ نو احمد فراز (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
34	ماہِ نو احمد ندیم قاسمی (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
35	ماہِ نو جالب نمبر (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	500/-	$-60
36	ماہِ نو جوش (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
37	ماہِ نو انتخاب والیم (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
38	ماہِ نو انتخاب 2018ء (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
39	ماہِ نو سر سید احمد خان (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-15
40	ماہِ نو منو بھائی (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	400/-	$-60
41	ماہِ نو (ماہ نامہ) (گذشتہ شمارے)	اُردو	100/- فی شمارہ	
42	ماہِ نو (ماہ نامہ) (آن لائن)	اُردو		
43	پاک جمہوریت (ارفع کریم) (سپیشل ایڈیشن)	اُردو	10/-	
44	پاک جمہوریت (ماہ نامہ) (گذشتہ شمارے)	اُردو	100/- فی شمارہ	
45	پاک جمہوریت (ماہ نامہ) (آن لائن)	اُردو		
46	پاکستان پکٹوریل	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ریجنل آفس: 291اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔